شمارہ ٦

احسان ۱۳۴۹ ہش

جون ۱۹۷۰ء

جلد ۱۱

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

سالانہ بدل اشتراک
پاکستان و بھارت چھ روپے
دیگر ممالک تیرہ شلنگ

فی پرچہ ساٹھ پیسے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

احسان ۱۳۴۹ھش

(ربیع الثانی ۱۳۹۰ ہجری - جون ۱۹۷۰ء)

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

سالانہ چندہ: چھ روپے، فی پرچہ: ساٹھ پیسے

فہرست مضامین

ناشر .... چوہدری محمد ابراہیم

مطبع .... ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت .... دفتر ماہنامہ انصار اللہ دارالصدر جنوبی ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۱ | ماہنامہ انصاراللہ ربوہ | شمارہ ۶

احسان ۱۳۴۹ھش

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے سفرِ مغربی افریقہ کی عظمت و اہمیت

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے درخشندہ نشانوں کا مہتم بالشان ظہور

یُوں تو الٰہی جماعتوں پر جو دن بھی چڑھتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملنے والی روز افزوں اور بیش از پیش ترقیوں کامیابیوں اور کامرانیوں کی وجہ سے یادگار دن ہوتا ہے۔ لیکن تائید و نصرت الٰہی کے بعض غیر معمولی واقعات کی بناء پر بعض سالوں کو غیر معمولی طور پر یادگاری حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ۱۳۴۹ ہجری شمسی یا سنِ عیسوی کے لحاظ سے ۱۹۷۰ء کا سال جس میں سے بحمد اللہ تعالےٰ آج کل ہم گذر رہے ہیں۔ تاریخِ احمدیت میں کبھی فراموش نہ ہونے والا غیر معمولی طور پر ایک یادگار سال ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اِس لئے کہ یہ سال نیک فال اللہ تعالےٰ کے وعدوں اور بشارتوں کے ایک نئے رنگ میں اور نئی شان سے پُورا ہونے کا سال ہے، تائید و نصرتِ الٰہی کے پیہم اور مسلسل بارش کی طرح برسنے اور دلوں کی زمین کو پہلے سے بھی بڑھ کر سبز سبز و شاداب بنانے اور اس سے عشقِ الٰہی، عشقِ رسولؐ، اور عشقِ مسیح موعودؑ کے نئے سے نئے خوش رنگ و خوشنما شگوفے پھوٹنے کا سال ہے۔ کیوں نہ ہو جبکہ یہ وہ سال ہے کہ جس میں دُنیا کے ایک عظیم خطہ میں بسنے والے ہجر کی کلفتوں سے زار و نزار لاکھوں مومنوں کی تڑپتی ہوئی روحوں کی تسکین

اوران کی پچاس سال پرانی تمناؤں، آرزوؤں اور امنگوں کی تکمیل کے غیب سے ایسے سامان ہوتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی غیر محدود عطاء پر اُس کے حضور سجداتِ شکر بجا لاتے۔ اس کے نتیجہ میں اخلاص وعقیدت، عشق و محبت، دیوانگی و وارفتگی اور خدمت و فدائیت کے ایسے ایسے مسحور کن نظارے منصّہ شہود پر آئے کہ اس خطہ زمین میں چشمِ فلک نے ایسے سحر آفرین نظارے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔

جن خوش نصیبوں کو مست و بے خود بنا دینے والے یہ حیران کن نظارے دیکھنے اور ان سے لطف اندوز ہو کر اپنے ایمانوں کو ایک نئی پختگی، اپنے قلوب کو ایک نئی جلاء اور اپنی روحوں کو ایک نئی بالیدگی سے ہمکنار کرنے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کی خوش بختی قابلِ رشک ہے اس لئے کہ انہوں نے وہ کچھ دیکھا جو ان کے خدائے ذوالمجد والعطاء نے ایک عظیم الشان انعام کے رنگ میں انہیں دکھایا اور جس کا ان کے لوحِ قلب پر ایک لازوال نقش بٹھا کر ان کے لئے دائمی خوشی اور خوشحالی کا سامان کیا۔ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

قبل اس کے کہ ہم ان خدائی بشارتوں کے نئے ظہور اور منصّہ شہود پر آنے والے ان مسحور کن نظاروں کو ایک سراسر خام و نا تمام کوشش کے ذریعہ اپنے تصور میں لانے کی کوشش کریں اور محض تصوراتی دھندلی سی جھلک سے ہی اپنے لئے کسی قدر تسکین خاطر کا سامان بہم پہنچائیں۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم پہلے آج سے اسّی سال قبل کے زمانہ پر ایک طائرانہ نظر ڈالکر انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں ملنے والے خدائی وعدوں کو ذہن میں لائیں اور ان وعدوں کے مسلسل ظہور کے علاوہ پچھلے دنوں ان کے نئی شان سے پورا ہونے پر غور کر کے اپنے ایمانوں کو تازہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لائیں۔

آج سے اسّی سال قبل اسلام انتہائی کسمپرسی کے عالم میں تھا ادیانِ باطلہ اور ان میں سے بھی علی الخصوص مروجہ عیسائیت اسلام کے خلاف حملہ آور ہو کر اسے صفحہ ہستی سے نابود کرنے پر تلی ہوئی تھی۔ مغرب کی عیسائی اقوام مادی قوت و اقتدار اور سیاسی غلبہ و استیلا کے نشہ میں سرشار ہو کر بار بار اعلان کر رہی تھیں کہ اسلام اب چند دن کا مہمان ہے وہ دن آتے ہیں کہ جب عیسائیت پورے کرۂ ارض پر غالب آجائے گی اور (نعوذ باللہ) اسلام کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے گا۔ اس وقت مشرق و مغرب کے دیگر ممالک کی طرح عیسائیت افریقہ میں بھی اپنے پاؤں پوری طرح جمانے اور اسے مردہ پرستی کا گرویدہ بنانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ ایسے نازک وقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے بموجب اسلام کی دستگیری فرمائی اور اس کی قوت و شوکت، غلبہ و استیلاء کی از سرِ نو بحالی کے لئے آسمانی روح رکھنے والے ایک فرستادہ حق کو کھڑا کیا۔ اس نے خدا تعالیٰ کے

حکم اور اذن سے دنیا کو مخاطب کرکے بیانگِ دہل یہ اعلان کیا کہ :۔
"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہوجائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھودیں اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے ؟ ہمارا اس راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خداتعالےٰ اب چاہتا ہے۔" (فتح اسلام)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انتہائی بے سروسامانی اور کسمپرسی کی حالت میں صرف علیہ السلام کا یہ مہتم بالشان اعلان ہی نہیں کرایا بلکہ آپ کو پیہم اور مسلسل بشارتیں دے دے کر آپ کو یہ تسلی دلائی کہ اگرچہ آپ ابھی اکیلے اور تن تنہا ہیں لیکن آپ اکیلے نہیں رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ خود لوگوں کو آپ کی طرف متوجہ کرےگا ان کے دلوں میں آپ کی محبت ڈالے گا وہ دیوانہ وار آپ کی طرف کھچے چلے آئیں گے۔ نہ صرف یہ کہ برصغیر میں ایسا ہوگا بلکہ وہ آپ کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچائے گا جس کے نتیجہ میں قوموں کی قومیں آپ کے قائم کردہ سلسلہ میں آ داخل ہونگی اور پھر ایک وہ وقت بھی آئے گا کہ بادشاہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اسی ضمن میں آپ کو ایک ملکِ عظیم عطا ہونے اور کھلی کھلی فتح ملنے کی عظیم الشان بشارت بھی ملی۔ بعد کے واقعات نے ثابت کردیا کہ ملکِ عظیم عطا ہونے سے دراصل مراد یہ تھی کہ دنیا کے ایک خاص بر اعظم میں آپ کی جماعت بکثرت پھیلے گی اور ان کے نفوس و اموال میں غیرمعمولی برکت ڈالی جائے گی۔ ان مہتم بالشان بشارتوں میں سے چند ایک بشارتیں ہم بطور نمونہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

(۱) " تو مغلوب ہوکر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہوکر پھر آخر کار غالب ہوجائے گا اور انجام تیرے لئے ہوگا اور ہم وہ تمام بوجھ تجھ سے اتارلیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔ خداتعالےٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید، تیری عظمت، تیری کمالیت پھیلا دے۔ خداتعالےٰ تیرے چہرے کو ظاہر کرے گا۔ اور تیرے سایہ کو لمبا کردے گا۔" (تذکرہ طبع سوم صفحہ ۱۸۴)

(۲) "میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔" (")

(۳) "میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت بخشوں گا..... خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے..... اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

(۴) "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ عنقریب اسے ملک عظیم دیا جائے گا (.....) اور خزائن اس پر کھولے جائیں گے۔ (.....) یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ ہم عنقریب تم میں ہی اور تمہارے اردگرد نشان دکھا دیں گے، حجت قائم ہو جائیگی اور فتح کھلی کھلی ہوگی۔" (تذکرہ طبع سوم ص۸۱۸)

بار بار اور پیہم ملنے والی ان بشارتوں کے پیش نظر ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا:۔

"اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اب کون کہہ سکتا ہے کہ یہ اور اسی قسم کی دوسری مہتم بالشان بشارتیں پوری نہیں ہوئیں۔ اپنے اور پرائے سب اس حقیقت پر گواہ ہیں کہ یہ سب بشارتیں اوّل دن سے پوری ہوتی چلی آ رہی ہیں حتیٰ کہ آپ کو وہ ملک عظیم بھی عطا ہوا جس کا وعدہ دیا گیا تھا اور وہ ہے **افریقہ** کا براعظم جو پہلے ایک تاریک براعظم کہلاتا تھا۔ آپ کو اس میں کھلی کھلی **فتح** ملی۔ آپ نے اس تاریک براعظم کو اسلام کے نور سے منور کر دکھایا وہاں کی قومیں اس سلسلہ میں جس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی تھی آ شامل ہوئیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند موعود سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاص خدائی تحریک اور القاء کے ماتحت ۱۹۲۱ء میں حضور علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مغربی افریقہ میں بھجوایا۔ آپ اکیلے اور تن تنہا مجاہد اسلام تھے وہاں سراسر اجنبی اور غیر مانوس سرزمین میں محبت و پیار کا، حق و صداقت کا، روحانیت اور تعلق باللہ کا بیج بکھیر کر محنت و جانفشانی اور نیم شبی دعاؤں کے ذریعہ اس بیج کی آبیاری کی اور کرتا رہا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے محترم مولانا

فضل الرحمٰن صاحب حکیم مرحوم، محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم، اور محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر اور دوسرے بیسیوں سرفروش مجاہدین اسلام وہاں بھیجے گئے۔ انہوں نے اعزاز اسلام کے لئے ہر قسم کی ذلتیں اور تکالیف قبول کرنے پر آمادہ ہو کر اپنے آقا سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اتباع میں اس قدر محنت اور جانفشانی سے تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا فریضہ ادا کیا۔ اور اس قدر اپنے مولیٰ کے حضور آہ و زاری سے کام لیا کہ جگر خون ہو ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدوں اور بشارتوں کے عین مطابق ان کی مساعی میں بے اندازہ برکت ڈالی۔ وہ بیج جو حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آج سے پچاس سال قبل افریقہ کی روحانی لحاظ سے بنجر اور ریتلی زمین میں بکھیرا تھا۔ وہ اُن سرسبز و شاداب اور لہلہاتی ہوئی کھیتیوں کی شکل میں نمودار ہوا جو کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کی مصداق تھیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے عہدِ مبارک میں ہی مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، سیرالیون اور گیمبیا میں نہایت مخلص اور فدائی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نفوس و اموال میں برکت ڈالی اور اس قدر برکت ڈالی کہ وہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئیں۔

خلافت ثانیہ کے مبارک و مقدس دور کے بعد خلافتِ ثالثہ کے نئے مقدس و مبارک دور میں ترقی کی یہ رفتار تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی حتیٰ کہ اس اہم بالشان بشارت کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کا نہایت اہم بالشان ابتدائی ظہور افریقہ کی سرزمین میں ہوا جبکہ آزاد و خود مختار مملکتِ گیمبیا کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے جناب الحاج سر ایف ایم سنگھاٹے نے حضور علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کی۔ آج مغربی افریقہ کے ان سب ممالک میں لاکھوں کی تعداد میں ایسے مخلص فدائی احمدی موجود ہیں جن کے دلوں میں اسلام، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت جاگزیں ہے اور وہ اس بے پناہ محبت کے سہارے ہی دنیا میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرتے چلے آرہے ہیں۔ آج وہاں جماعت کے عالی شان مشن ہاؤس، سینکڑوں مساجد، پرائمری، مڈل اور سکینڈری سکولز، دینی مدارس، طبی مراکز اور ہسپتال قائم ہیں جو اشاعتِ اسلام، اشاعتِ نورِ حضرت خیرالانامؐ اور خدمتِ بنی نوع انسان میں دن رات مصروف ہیں۔

مغربی افریقہ کے ان لاکھوں مخلص و فدائی احمدیوں کی اس خوش بختی میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ انہیں ہزاروں ہزار میل دُور ہونے کے باوجود قبولِ حق کی سعادت ملی اور پھر اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنے فضلِ خاص کے نتیجہ میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے لئے قربانیاں کرنے کی توفیق سے بھی نوازا۔ پھر وہ بے شمار فدائی

نشانوں کے مورد بنے حتیٰ کہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کے نہایت عظیم بالشان نشان کا ابتدائی ظہور بھی افریقہ ہی کے ایک نامور فرزند کے ذریعہ منصۂ شہود پر آیا۔ لیکن ان سب خوش بختیوں اور سرفرازیوں کے باوجود ابتداء ہی سے احساسِ محرومی کی ایک ناقابلِ بیان کسک نے انہیں بے چین کر رکھا تھا اور وہ شب و روز اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں مصروف چلے آ رہے تھے کہ ان کا رحیم و کریم آقا ان کی اس محرومی کی تلافی کر کے ان کے لئے سکینت و اطمینان اور روحانی سرخوشی کا سامان کرے

ان کے دلوں کی گہرائیوں میں رہ رہ کر یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے عین وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر اپنے وعدے کو پورا کیا۔ کیا ہی خوش بخت اور خوش نصیب تھے خدا کے وہ برگزیدہ بندے جنہوں نے وہ مبارک زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے ان کے بزرگ آبا گزر گئے اور بے شمار روحیں اس شوق میں سفر کر گئیں وہ دَورِ سعادت آثار انہوں نے پایا۔ وہ خدا کے مسیح پر ایمان لائے اس کی زیارت سے مشرف اور اس کے زندگی بخش کلمات سے فیض یاب ہوئے۔ علوم و معارف اور حقائق و دقائق کے وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے انہیں بے حساب عطا کئے گئے۔ تائید و نصرتِ الٰہی کے بے شمار نشانوں کے وہ مورد بنے۔ اور مسیحِ پاک علیہ السلام کی صحبت میں رہ کر اور آپ سے اکتسابِ نور کے ذریعہ خود بھی ستاروں کے مانند درخشندہ ہو کر ایک دنیا کو ہدایت اور راستی کی طرف لانے اور اپنی ہی طرح دوسروں کی کایا پلٹنے کا وسیلہ ٹھہرے۔ وہ سوچتے تھے اور کفِ افسوس ملتے ہوئے دل ہی دل میں کہتے تھے آہ! وہ مبارک زمانہ ہم نے نہیں پایا۔ ہم تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام حضور علیہ السلام کے فرزندِ موعود سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی موعودہ اولوالعزمی کے طفیل حضور علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی رضؓ کی وساطت سے اُس وقت پہنچا کہ جب حضور علیہ السلام کے وصال پر تیرہ چودہ سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ وہ اور ان کی آئندہ نسلیں یہ تمنا رکھتی تھیں کہ اے کاش! ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزندِ دلبند گرامی ارجمند حضرت المصلح الموعود جو حسن و احسان میں لاریب حضور علیہ السلام کے مثیل ہیں کی زیارت کا ہی شرف حاصل ہو جائے۔ لیکن خدائی مقدرات کے ماتحت ان کی یہ تمنا پوری نہ ہوئی اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا ۵۲ سالہ زریں عہدِ خلافت نہایت کامیابی کے ساتھ گزار کر اپنے رب کے حضور جا حاضر ہوئے۔ اب عرصہ سے مغربی افریقہ کے لاکھوں مخلص و فدائی احمدیوں کے دلوں میں رہ رہ کر یہ خیال پیدا ہو رہا تھا اور جو انہیں بے چین کئے دے رہا تھا کہ کیا ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نافلۂ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی زیارت اور آپ سے اکتسابِ فیض کی سعادت بھی نصیب نہ ہوگی۔ اور ہم یونہی اپنے دلوں میں یہ حسرت لئے اِس جہان سے گزر جائیں گے۔ اِس خیال سے بے چین ہو کر وہ تڑپ تڑپ کر اللہ تعالےٰ کے حضور دعاؤں میں لگے ہوئے تھے کہ

خدا تعالےٰ ان کی محرومی کے ازالہ کا غیب سے کوئی سامان کرے۔ ان میں سے بعض بزرگ اور عمر رسیدہ اصحاب کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں برابر یہ درخواستیں موصول ہو رہی تھیں کہ حضور مغربی افریقہ تشریف لائیں اور اپنے لاکھوں خدام کو شرفِ زیارت سے نوازیں۔ اور اس طرح ان کی روحانی سیرابی اور سیری کا باعث بنیں اور اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کی مدد سے انہیں قربِ الٰہی کی منزلیں زیادہ تیز رفتاری سے طے کرنے کے قابل بنائیں — ان کی روحوں کا یہ اضطراب، ان کی یہ دلی تڑپ اور اپنے قادر و توانا مولےٰ کے حضور ان کی یہ چیخ و پکار آخر رنگ لائی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی تضرعات کو سنا۔ اور انہیں بپایۂ قبولیت جگہ دی اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالےٰ کے خاص منشاء اور ارادہ کے ماتحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس سال حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی معیت میں مغربی افریقہ تشریف لے گئے اور حضور نے ۱۱؍اپریل سے ۱۴؍مئی ۱۹۷۰ء تک نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون کا دورہ فرما کر وہاں کے لاکھوں احمدیوں کو شرفِ زیارت سے مشرف اور اپنے زندگی بخش کلمات سے فیض یاب فرما کر انہیں وہ روحانی تسکین پہنچائی اور اس کیف و سرور اور سرخوشی سے انہیں بہرہ ور فرمایا جس کے حصول کے لئے گزشتہ پچاس سال سے ان کی روحیں تڑپ رہی تھیں ؂

اس نقطۂ نظر سے اگر دیکھا جائے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ سفر مغربی افریقہ کی عظمت و اہمیت کا اندازہ لگانا ہم عاجز انسانوں کی طاقت سے باہر ہے۔ یہ اللہ تبارک و تعالےٰ کی ایک خاص الخاص تقدیر کے بروئے کار آنے کے نتیجہ میں خاص خدائی منشاء ارادے اور اذن کے ماتحت اختیار کیا جانے والا ایک ایسا الٰہی سفر تھا جسے مغربی افریقہ کی لاکھوں ترپتی ہوئی روحوں کی خدا تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور عرشِ الٰہی سے ٹکرانے والی دردناک چیخوں کی قبولیت نے ممکن بنا دیا۔ ایک طرف لاکھوں خدام کی پچاس سالہ تمناؤں آرزوؤں اور امنگوں کے زیراثر معرضِ وجود میں آنے والا جذبۂ بے اختیار تھا اور دوسری طرف ماں باپ سے بھی بڑھ کر شفیق آقا کا بے حد و حساب اور بے اندازہ و بے قیاس جذبۂ محبت و پیار۔ انتظار صرف خدائی اذن کا تھا۔ یہ خصوصی امتیاز اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے ہی خاص کیا ہوا تھا کہ مغربی افریقہ میں احمدیت پھیلنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء میں سے آپ ہی سب سے پہلے وہاں تشریف لے جائیں اور ان کی ہجر کی کلفتوں کو دور کر کے انہیں روحانی مسرتوں سے مالا مال کریں۔ کیا ہی مبارک ہے یہ سفر جو خدائی منشاء اور

اذن کے ماتحت اس کی ایک خاص الخاص تقدیر کے بروئے کار آنے پر اختیار کیا گیا۔ اور کیا ہی مقدس و مطہر اور سراپا برکت ہے وہ وجود جسے خدا نے ایسے مبارک سفر کے لئے چنا اور کیا ہی خوش بخت و خوش نصیب ہیں مغربی افریقہ کی وہ قومیں اور وہ مخلص و فدائی لاکھوں احباب جن کی پچاس سالہ تمناؤں آرزوؤں اور امنگوں کی تکمیل اور جن کی روحانی سیری اور سیرابی کی خاطر یہ سفر اختیار کیا گیا

مغربی افریقہ کی سرزمین پر حضرت مسیح موعودؑ کے نافلہ موعود اور طالمود میں مذکور پیشگوئی کے مصداق موعود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کا ورود مسعود ان لاکھوں تڑپتی ہوئی روحوں کے لئے ایک ایسا مژدۂ جانفزا تھا کہ جس نے ان میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑا دی۔ اپنی پچاس سال پرانی تمناؤں آرزوؤں اور امنگوں کو پورا ہوتے دیکھ کر روحانی سکینت و اطمینان اور اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات تشکر و امتنان کے زیر اثر ان پر دیوانگی و وارفتگی کا ایک ایسا عالم طاری ہوا اور انہوں نے خدمت و فدائیت کے وہ وہ جوہر دکھلائے کہ آسمان پر فرشتے بھی عش عش کرا ٹھے۔ نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون میں سے جس ملک میں بھی حضور تشریف لے گئے مسیح محمدی کے یہ دیوانے اور شمع احمدیت کے یہ پروانے سینکڑوں میل سے اڑ اڑ کر فضائی مستقروں پر پہنچے۔ آٹھ آٹھ اور دس دس ہزار کی تعداد میں جمع ہو کر اپنے جان و دل سے عزیز آقا کا جس کی نصف صدی سے راہ تکتے تکتے اور انتظار کرتے کرتے ان کی آنکھیں سفید ہو چلی تھیں انہوں نے اس والہانہ طریق پر استقبال کیا اور اس کی راہ میں اس طرح آنکھیں بچھائیں اور اپنی جان کی جان پر اس طرح جانیں نچھاور کیں کہ گویا جس دن کے لئے وہ دن گن کرتے تھے اس دن کے میسر آنے کے بعد انہیں مزید جینے کی ہوس نہیں۔ وہ حضور ایدہ اللہ کے روئے مبارک کی ایک جھلک دیکھنے حضور کے دامن کو چھونے، اور حضور سے مصافحہ اور دست بوسی کا شرف حاصل کرنے کے لئے اپنا سب کچھ لٹانے اور قربان کر دینے کے لئے تیار تھے۔ اور انہوں نے بلاشبہ ایسا کر بھی دکھایا۔ وہ آئے ہزاروں کی تعداد میں آئے سینکڑوں میل کی مسافت طے کر کر کے عجب والہانہ انداز میں دیوانہ وار آئے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے آئے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں قصیدے پڑھتے ہوئے آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت و عقیدت اور دلی وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے آئے۔ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اسلام اور احمدیت کی فتح اور حضرت امیر المومنین کی صحت و سلامتی کے نعرے بلند کرتے ہوئے آئے۔ حضور ایدہ اللہ نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون کے جن جن شہروں اور مقامات پر بھی تشریف لے گئے۔ وفا شعار و جاں نثار مشتاقانِ دید ملک کے کونے کونے سے اس کثرت سے کھنچے چلے آئے کہ یوں معلوم ہوتا تھا

کہ انسانوں ہی کا نہیں۔ صدق و صفا، اخلاص و وفا اور محبت و عقیدت کا ایک سیلاب اُمڈ آیا ہے اور پھر انہوں نے ایسے ایسے دل موہ لینے والے طریقوں سے حضور کا استقبال کیا کہ کرۂ ارض کے اس خطے میں چشم فلک نے جاں نثاری و فدا کاری کے ایسے سحر کن نظارے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔ حضور موٹر میں سوار ہو کر جلوس کی شکل میں جن راستوں اور سڑکوں پر سے بھی گزرتے تھے مشتاقان دیدار وفا شعاری و جاں نثاری میں شہرۂ آفاق عشاق کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ حضور کو خوش آمدید کہنے کے لئے وہاں پہلے سے موجود ہوتے تھے وہ ہاتھ ہلا ہلا کر اور پُر جوش نعرے لگا لگا کر اپنے جذبات محبت و عقیدت کے والہانہ اظہار میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔

ایک اَور بات جس کا اس تاریخی دورہ سے متعلق الفضل میں شائع ہونے والی رپورٹوں میں خاص طور پہ بار بار ذکر آیا ہے وہ یہ ہے کہ نائیجیریا، گھانا، اور سیرالیون جہاں کہیں بھی حضور تشریف لے گئے ہزاروں ہزار مردوں، عورتوں اور بچوں نے جاء المسیح کے گیت گا گا کر اور اسی قسم کے دوسرے نعرے لگا لگا کر عجب پُر جوش و والہانہ انداز میں حضور کا استقبال کیا۔ اس گیت اور ان نعروں کے پیچھے دراصل ان کا یہ احساس محرومی ہی کار فرما ہوتا تھا کہ احمدیت کا پیغام ان تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بہت عرصہ بعد پہنچا۔ اور وہ اُس مبارک زمانہ کو نہیں پا سکے۔ جس میں خدا کا مسیح دنیا میں موجود تھا اور اپنے انفاس قدسیہ سے روحانی مُردوں کو حیاتِ نو سے ہمکنار کر رہا تھا۔ اور ہر لمحہ اور ہر آن احیاء موتٰی کا معجزہ ظاہر ہو ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دائمی حیات اور اس کی حیات بخش دائمی تاثیرات کے تازہ بہ تازہ اور نو بہ نو نہایت درجہ مہتم بالشان ثبوت بہم پہنچا رہا تھا انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود نافلہ اور طالمود کی پیشگوئی کے مصداق حقیقی کے رُخِ مبارک میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر نور چہرہ کی جھلک نظر آتی اور وہ اُس احساس کے ماتحت کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیارت سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقدس و مبارک زمانہ نہ پا سکنے کی بحمد اللہ تلافی ہوگئی ہے۔ بے اختیار ہو کر جاء المسیح پکار اٹھتے تھے اور بعض اوقات بے قابو ہو کر حضور کے رُخِ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔

پھر مغربی افریقہ کی مخلص و فدائی جماعتوں کی طرف سے حضور کے اعزاز میں جتنی بھی استقبالیہ تقاریب منعقد ہوئیں اور ان میں جو ایڈریس حضور کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ ان میں یہ بات خاص طور پر بیان کی جاتی تھی کہ یہ دن ہمارے لئے انتہائی خوشیوں اور شادمانیوں کا دن ہے اس لئے کہ آج ہماری وہ تمنائیں وہ آرزوئیں اور وہ امنگیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے پوری ہوئی ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے خلفاء راشدین میں سے کسی خلیفہ راشد کی زیارت سے متعلق ہمارے وفات یافتہ بزرگ اور ہم پچاس سال سے اپنے دلوں اور اپنے سینوں میں پروان چڑھاتے چلے آرہے تھے۔ ذیل میں ہم گھانا کے علاقے "برونگ اہافو" (Brong Ahafo) کی جماعت احمدیہ کے پیش کردہ ایڈریس کا ایک اقتباس درج کئے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ اس سے ہمارے مذکورہ بالا بیان ہی کی تائید نہیں ہوتی بلکہ خاص خدائی تقدیر کے ماتحت اختیار کئے جانے والے حضور کے اس تاریخی سفر کی عظمت و اہمیت بھی روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ ۲۲ اپریل ۱۹۷۰ء کو ٹیچی مان کے شہر میں جماعت احمدیہ کے مبلغ اسلام مکرم جناب عبدالوہاب بن آدم نے جو گھانا ہی کے رہنے والے اور جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جماعت احمدیہ برونگ اہافو کی طرف سے استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے عرض کیا:-

"ہمارے نہایت ہی واجب الاحترام امام اور روحانی آقا ایدکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہم برونگ اہافو کے احمدی مرد عورتیں اور بچے ٹیچی مان کے تاریخی شہر میں حضور ایدکم اللہ کی تشریف آوری پر حضور پُر نور کو پورے خلوص اور تپاک کے ساتھ صمیم قلب سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ آج کا دن ہماری زندگیوں کا انتہائی طور پر یادگار اور عظیم ترین دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جسے دیکھنے کی تمنا میں ہمارے باپ اور ہمارے دادا اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری سے دعائیں کرتے ہوئے اس جہان سے کوچ کر گئے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں ہماری زندگیوں میں یہ عظیم دن دیکھنا نصیب کیا۔ اسی کے فضل سے آج ہمیں یہ انمول موقعہ میسر آیا ہے کہ ہم اپنی ان جسمانی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے جانشین خلیفۂ برحق اور موعود نافلہ کی زیارت کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضور ایدکم اللہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ موعود نافلہ ہیں جس کی ولادت کی بشارت انبیاء سابق نے دی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جیسا کہ طالمود میں مذکور ہے تین ہزار چار سو سال قبل حضور ایدکم اللہ کی ولادت باسعادت کی پیشگوئی کی اور خود سرور انبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پیشگوئی کی تصدیق فرمائی۔ یہ تاریخی حقیقت اس امر کو روز روشن کی طرح عیاں کر رہی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی تقدیر خاص کے نتیجہ میں حضور ایدکم اللہ کی ولادت باسعادت ظہور میں آئی اور یہ کہ غلبۂ اسلام کی آسمانی سکیم میں حضور کے وجود باجود کو عند اللہ نہایت درجہ اہمیت حاصل ہے۔ خدا نے

قادر و قدوس حضور کو اپنی جناب سے قوت اور طاقت عطا کرے آمین
اس بناء پر روحانی دنیا میں حضور کو جو ارفع و اعلیٰ مقام حاصل ہے، وہ ظاہر و باہر ہے حضور کے چہرۂ مبارک سے روحانی انوار کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زیارت کے شرف سے مشرف ہونے والے چہرۂ مبارک پر نظر پڑتے ہی روحانی مسرت اور سرخوشی سے بھر جاتے ہیں۔ حضور کی زیارت ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسانوں کی کایا پلٹ کر رکھ دیتی ہے۔ اور ان کی یہ قلب ماہیت بالآخر قوموں کے نظریات اور ان کے نقطۂ نظر کو بدل ڈالنے کا موجب بن جاتی ہے۔ جبھی تو اس امر پر تعجب بے محل ہے کہ ان خوش نصیب اصحاب نے جنہیں حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، اس امر کی گواہی دی ہے کہ حضور پرنور کی شکل حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی شکل مبارک سے بہت ملتی ہے۔"

برونگ اہافو (گھانا) کے احمدی احباب کے یہ جذبات ہم نے بطور نمونہ ہدیۂ قارئین کئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون وغیرہ ممالک کے جس شہر اور جس علاقہ میں بھی تشریف لے گئے وہاں کے ہزاروں ہزار مخلص و فدائی احمدی احباب نے مختلف الفاظ اور مختلف انداز میں اسی قسم کے ایمان افروز اور روح پرور جذبات کا اظہار کیا۔ وہ کیوں نہ ایسے جذبات کا اظہار کرتے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی ان تمناؤں آرزوؤں اور امنگوں کو پورا کر دکھایا تھا جنہیں ان کے بزرگ آباء اور وہ خود نصف صدی سے اپنے سینوں میں پالتے چلے آرہے تھے۔ اپنی متضرعانہ دعاؤں کی قبولیت اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت اور قوتِ قدسی کے انقلاب انگیز اثر کو خود اپنے وجودوں میں محسوس کرکے وہ کیوں نہ خوشی سے بھر جاتے۔ اور کیوں نہ جاء المسیح جاء المسیح کہہ کر حضرت مسیح موعودؑ کے نافلہ موعود کا نہایت والہانہ انداز میں استقبال کرتے۔ حق یہ ہے کہ وہ حضور کی زیارت سے مشرف ہو کر خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ جیسے دنیا جہان کی دولت سے کہیں بڑھ کر دولت میسر آگئی ہو حقیقت بھی یہی ہے کہ انہیں جو دولت میسر آئی اور جو بیش بہا خزانہ ان کو ملا۔ اس کے آگے اس مادی دنیا کی مادی دولت کی حیثیت ہی کیا ہے۔

حضور نے مغربی افریقہ کے ان چھ ممالک میں لاکھوں مخلص و فدائی احمدیوں کو شرف زیارت سے ہی مشرف نہیں فرمایا بلکہ خطبات جمعہ اور بے شمار روح پرور تقاریر کے ذریعہ علوم و معارف اور حقائق و دقائق کے خزانے لٹا کر ان کے ایمانوں کو ایک نئی تازگی اور ان کے قلوب کو ایک نئی جلا، ان کی روحوں

کو ایک نئی بالیدگی اور خدمتِ اسلام کے عزائم کو ایک نئی تابندگی سے ہمکنار کیا۔ متعدد نئی مساجد، سکولوں اور مشن ہاؤسوں کا سنگِ بنیاد رکھا۔ نو تعمیر شدہ مساجد، سکولوں اور مشن ہاؤسوں کا افتتاح فرمایا۔ جماعتی اداروں کا معائنہ فرما کر ان میں مزید توسیع و ترقی کے لئے ضروری ہدایات دیں۔ نئے سکولوں کے قیام نیز نئی مساجد اور نئے مشن ہاؤسوں کی تعمیر اور نئے میڈیکل سنٹرز کے اجراء کے متعلق اہم فیصلے فرمائے۔ اور بالخصوص نائیجیریا، گھانا اور سیرالیون میں ترقی کے نئے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت نے جہاں فنڈ کا اجراء فرمایا۔ الغرض حضور ایدہ اللہ کے اس تاریخی دورہ کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کی مہم مغربی افریقہ میں ایک نئے دَور میں داخل ہو چکی ہے۔ حضور کے اس تاریخی دورہ کے طیب و شیریں ثمرات انشاء اللہ العزیز مغربی افریقہ میں ایک عظیم روحانی انقلاب لانے کا موجب ہوں گے۔ اور اب وہاں اسلام بہت جلد غالب آ کر رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس تاریخی دورہ کا ایک اور نہایت ہی خوشکن اور تابناک پہلو یہ ہے کہ مغربی افریقہ کے ان سب ممالک میں جماعت احمدیہ کے لاکھوں افراد نے ہی حضور ایدہ اللہ کا پُرجوش و والہانہ استقبال کرنے، حضور کی زیارت کے خصوصی شرف سے مشرف ہونے، حضور کے روح پرور اور زندگی بخش کلمات سے فیض یاب ہونے اور حضور کی اقتدا میں نمازیں ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول دعائیں کرنے کی سعادت نہیں پائی۔ بلکہ ان سب ممالک کے سربراہانِ مملکت، اعلیٰ حکام و افسران قبائل کے سرداروں، چیفس، پیراماؤنٹ چیفس، اسلامی ملکوں کے سفیروں، دانشوروں اور دیگر معززین۔ اور ان ممالک کے مسلمانوں کی مرکزی تنظیموں نے بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بہت پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہا اور حضور کے اعزاز میں استقبالیہ تقاریب اور ضیافتیں منعقد کر کے حضور کی خدمت میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔

چنانچہ جہاں حضور نے نائیجیریا، گھانا، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون کے سربراہانِ مملکت سے ملاقات فرمائی وہاں لائبیریا کے صدر مسٹر ٹب مین اور سیرالیون کے سربراہِ مملکت ہز ایکسی لینسی بانجا تیجان سی نے حضور کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانے پر سرکاری ضیافتوں کا اہتمام کیا۔ نہ صرف اِن ہر دو تقاریب میں بلکہ مختلف ملکوں اور علاقوں کی احمدیہ جماعتوں کی طرف سے حضور کے اعزاز میں منعقد کی جانے والی تقاریب میں مختلف ملکوں کے وزراء، سفارتی نمائندے، نامور مسلم زعماء حتیٰ کہ کلیسا کے اکابر نامور بشپ اور لاٹ پادریوں کے نمائندے بھی بکثرت شریک ہو کر حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کرتے، اور حضور کے ارشادات سے فیض یاب ہوتے رہے۔ پھر مسلم کونسل آف نائیجیریا اور سیرالیون مسلم کانگرس نے بھی حضور ایدہ اللہ

کے اعزاز میں تقاریب منعقد کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صمیم قلب سے خوش آمدید کہا اور جماعت احمدیہ کی عظیم اسلامی خدمات کا اعتراف کر کے حضور کی خدمت میں خراج عقیدت پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ موسم کی خرابی کی وجہ سے نائیجیریا کے شہر کانو تشریف نہیں لے جا سکے تھے۔ اس پر کانو کے احمدی احباب کو ہی نہیں بلکہ وہاں کے دیگر مسلمان دوستوں کو بھی کچھ کم افسوس نہیں ہوا چنانچہ انہی دنوں جماعت احمدیہ کانو کی طرف سے منعقد کردہ ایک تقریب میں کانو سٹیٹ کے کمشنر فار انفارمیشن الحاج ٹانکو یا کاسٹی نے جو احمدی نہیں ہیں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے موسم کی خرابی کے باعث حضور کے تشریف نہ لا سکنے پر دلی افسوس کا اظہار کیا۔ اور فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشا یہی تھا۔ غمگین نہ ہوں، ہمیں خدا تعالیٰ کے اس فیصلہ کو خندہ پیشانی سے قبول کر لینا چاہیئے۔ ہمیں یقین ہے کہ حضور آئندہ کسی موقعہ پر ضرور تشریف لا کر ہمارے دلوں کی تسکین کا باعث ہوں گے۔ پھر ان سب ملکوں کے اخبارات۔ ریڈیو۔ ٹیلیویژن اسٹیشنز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس تاریخی دورہ کی خبریں شائع اور نشر کرنے، اور مختلف تقاریب کے مناظر التزام سے دکھانے میں کچھ کم سرگرم ثابت نہیں ہوئے۔ ایک ماہ تک ان ممالک کے اخبارات حضور ایدہ اللہ کے بڑے سائز کے فوٹوز نیز پریس کانفرنسوں، تقریروں اور تقاریب کی خبریں نمایاں طور پر شائع کرتے رہے اور ریڈیو کے نیوز بلیٹن انہی خبروں سے گونجتے رہے۔ اور ٹیلیویژن اسٹیشن ان کے دلکش مناظر کی نمائش کرنے میں اخبارات اور ریڈیو والوں سے کسی لحاظ سے بھی پیچھے نہیں رہے۔ پھر ریڈیو سیرالیون نے تو فری ٹاؤن کے فضائی مستقر پر حضور کے استقبال کا آنکھوں دیکھا حال رواں تبصرہ کی شکل میں بھی نشر کیا۔ الغرض مغربی افریقہ کے ان کے ممالک کے لاکھوں احمدیوں نے ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر اپنے دیدہ و دل کو فرش راہ کر کے نہایت والہانہ انداز میں حضور کا استقبال نہیں کیا بلکہ سربراہانِ مملکت اور دیگر مسلمان زعماء اور احباب نے بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہنے میں کچھ کم گرمجوشی اور محبت و خلوص کا ثبوت نہیں دیا۔ سب نے ہی تشریف آوری پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے حضور کی راہ میں آنکھیں بچھائیں۔ اور محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔

سربراہانِ مملکت و وزراء، سفارتی نمائندوں، مسلم زعماء اور دیگر معززین کا حضور کو اس قدر گرمجوشی اور خلوص کے ساتھ خوش آمدید کہنا اس نقطۂ نگاہ سے قطعاً کوئی اہمیت نہیں رکھتا کہ یہ امر کسی لحاظ سے بھی حضور کے لئے عزت افزائی کا موجب تھا یا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور محبوب بندے جنہیں خود خدا عزت کے مقام پر کھڑا کرتا ہے دنیوی عزتوں کے خواہاں نہیں ہوتے اور نہ دنیوی اعزاز کو کوئی اہمیت دیتے ہیں۔ البتہ حضور کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کرنا خود ان ذی مقدرت اصحاب کے لئے

عزّت اور فخر کا موجب ہے۔ جیسا کہ لائبیریا کے صدر مملکت مسٹر ٹب مین نے حضور کے اعزاز میں نہایت وسیع پیمانہ پر سرکاری ضیافت کا اہتمام کیا۔ تو اس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا اور کیا خوب فرمایا کہ:-

"آج ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ اِس زمانہ کے روحانی بادشاہ ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں۔ ان کی ہمارے ملک میں تشریف آوری ہمارے لئے عزت کا باعث ہے.... آج کے مہمان خصوصی ایک عظیم روحانی شخصیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ ہر وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے بینائی عطا فرمائی ہے دیکھ سکتا ہے کہ آپ کو قربِ الٰہی حاصل ہے۔ میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آپ کے لئے جامِ صحت تجویز کرتا ہوں"۔

ہاں ان ممالک کے غیر از جماعت ذی مقدرت اصحاب کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہنا اور حضور کی راہ میں آنکھیں بچھانا اس نقطۂ نگاہ سے یقیناً بے انتہا اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پہلے سے دی ہوئی عظیم الشان بشارتوں کے پورا ہونے پر یہ سب واقعات بھی اسی طرح مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں۔ جس طرح مغربی افریقہ کے لاکھوں احمدیوں کا ولولۂ عشق ان کی جاں نثاری و فداکاری ان بشارتوں کے پورا ہونے کو دنیا پر روز روشن کی طرح عیاں کر رہا ہے۔ اس طرح غیر از جماعت اکابرین اور عوام کی طرف سے محبت و اخلاص اور تعظیم و تکریم کا یہ والہانہ اظہار بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کے ایک نہایت مہتم بالشان نشان کی حیثیت رکھتا ہے اور ہمارے لئے غایت درجہ ازدیادِ ایمان کا موجب ہے۔

آج سے اسی۸۰ سال پہلے، جیسا کہ ہم نے اس مقالہ کے ابتدائی حصہ میں بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کی انتہائی کس مپرسی اور بے سروسامانی کی حالت میں جبکہ آپ کے ساتھ ابھی کوئی ایک فرد بھی نہیں تھا۔ اور آپ اکیلے اور تن تنہا تھے۔ یہ بشارت دی تھی کہ میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔ نیز یہ کہ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔ اور پھر یہ کہ ایک ملک عظیم تجھے دیا جائے گا۔ اور خزائن تجھ پر کھولے جائیں گے۔ مزید برآں یہ کہ حجت قائم ہو جائے گی۔ اور فتح بھی کھلی کھلی ہوگی۔ اب کون کہہ سکتا ہے اور بالخصوص حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر مغربی افریقہ کی مہتم بالشان کامیابی کے بعد کوئی کیونکر اس شبہ کا اظہار کر سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور بشارتوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو

زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت عطا نہیں کی۔ اور آپ کا ذکر بلند نہیں کیا یا آپ کی محبت لاکھوں انسانوں کے دلوں میں نہیں ڈالی۔ اور آپ کے خالص اور دلی محبوں کا گروہ نہیں بڑھایا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت نہیں دی اور ان میں کثرت نہیں بخشی یا یہ کہ آپ کو ملک عظیم عطا نہیں ہوا۔ اور وہاں کھلی کھلی فتح آپ کو نہیں ملی، اور حجت قائم نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی بارش کی طرح برسنے والی تائید و نصرت کے ماتحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ سفر مغربی افریقہ کی غیر معمولی اور معجزہ کی قوت اپنے اندر رکھنے والی کامیابی اس امر کا ایک بین ثبوت ہے کہ یہ سب بشارتیں مغربی افریقہ میں بھی بڑی شان اور آب و تاب سے پوری ہوئی ہیں ہو رہی ہیں اور ابھی ہوتی چلی جائیں گی یہاں تک کہ اسلام افریقہ کے پورے براعظم پر غالب آ جائے گا۔

آج سے پچاس سال قبل تک یہ حالت تھی کہ جب ۱۹۲۱ء میں افریقی اقوام کی طرف جماعت احمدیہ کے سب سے پہلے مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھانا کے قصبہ "سالٹ پانڈ" کی سرزمین پر قدم رکھا تھا تو آپ کا وہاں کوئی ایک شخص بھی واقف نہ تھا۔ جو آپ کا استقبال فرماتا آپ کو اپنے ہاں ٹھہرنے اور قیام کرنے کی دعوت دیتا۔ آپ نے تن تنہا وہاں کرایہ کے ایک چھوٹے سے مکان میں جو اب تک قائم ہے رہائش اختیار کر کے ایک اجنبی سرزمین کے اجنبی ماحول میں توحید کی منادی کی۔ اور وہاں کے عیسائیوں اور بد مذہب مشرکوں تک اسلام کا پیغام پہنچانا شروع کیا۔ اور انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے آگاہی بخشی۔ اس طرح خدائی وعدہ کے بموجب زمین کے اس کنارہ تک حضور علیہ السلام کی تبلیغ اور حضور کا نام پہنچنا شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس اکیلے اور تن تنہا مجاہدِ اسلام کی کوششوں میں برکت ڈالی۔ لوگ عیسائیت ترک کر کے اور مشرکانہ عقائد سے دست بردار ہو کر اسلام کی عافیت بخش آغوش میں آنے لگے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ رضی اللہ عنہ کے بعد آنے والے مجاہدینِ اسلام نے اسلام کے علم کو تھاما اور اپنی مجاہدانہ کوششوں کے ذریعہ اسے اور بھی زیادہ بلند کر دکھایا۔ لاکھوں انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر کے حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آنحضورؐ کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت بھی ان کے دلوں میں ڈالی اور اس طرح آپؑ کو زمین کے اس کنارہ تک عزت کے ساتھ شہرت ملی۔ اور آپؑ کا ذکر بلند ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے خالص اور دلی محبوں کے اس گروہ کو اپنے وعدہ کے مطابق بڑھایا ان کے نفوس و اموال میں برکت دی۔ اور انہیں اس قدر کثرت بخشی کہ آج نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، سیرالیون اور گیمبیا میں لاکھوں

مخلص و فدائی احمدی آباد ہیں۔ درجنوں دار التبلیغ۔ سینکڑوں مساجد، سکول اور طبی امداد کے مراکز اسلام کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے اور نوع انسان کی خدمت بجالانے میں مصروف ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وہاں پہنچنے کے پچاس سال بعد جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز وہاں تشریف لے گئے تو زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت، ذکر کی بلندی اور لاکھوں قلوب میں جاگزین ہونے والی محبت اور خالص اور دلی محبتوں کے گروہ میں روز افزوں اضافہ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت کے خدائی وعدوں کے پورا ہونے کا ایسا مہتم بالشان منہ بولتا زندہ اور درخشندہ و تابندہ ثبوت منصۂ شہود پر آیا اور ولولہ عشق، محبت و عقیدت، اور خدمت و فدائیت کے ایسے ایسے مسحور کن نظارے دیکھنے میں آئے کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہی۔ اپنے تو اپنے غیروں نے بھی کیا صاحب اقتدار حکام اور کیا عوام سب نے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نافلۂ موعود کی راہ میں آنکھیں بچھا کر اور آپ پر محبت و عقیدت کے پھول بے دریغ نچھاور کر کے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ صادق الوعد خدا کے وہ تمام وعدے جو اس نے آج سے اسی سال قبل بے سروسامانی اور کس مپرسی کے عالم میں اپنے مبعوث کردہ مسیح محمدی کے ساتھ کئے تھے بڑی شان کے ساتھ پورے ہو کر اس فرستادۂ حق کی صداقت کو روز روشن کی طرح دنیا پر آشکار کر رہے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مغربی افریقہ کے حالیہ تاریخی دورہ کی عظمت و اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے بڑی شان کے ساتھ بہ تمام و کمال پورا ہونے کا ایک ایسا زندہ اور درخشندہ و تابندہ ثبوت منصۂ شہود پر آیا ہے کہ جس سے کسی کو انکار کی مجال نہیں ہو سکتی۔ پھر اس کی وجہ سے وہاں غلبۂ اسلام کی راہ اس شان سے ہموار ہوئی ہے کہ انشاء اللہ العزیز اب وہاں اسلام پوری تیزی اور برق رفتاری کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتا اور پھیلتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ افریقہ کے پورے براعظم پر چھائے بغیر نہ رہے گا۔ ذالک تقدیر العزیز العلیم۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضور ایدہ اللہ کے اس تاریخی دورہ کی عظمت و اہمیت کو پہچانتے ہوئے اس کے نتیجہ میں ہم پر عائد ہونے والی نئی اور عظیم ذمہ داریوں کو پہچاننے اور انہیں بدل و جان بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور محض اپنے فضل سے ہمیں حضور ایدہ اللہ کی قیادت اور راہنمائی میں اسلام کی کامل فتح اور کامل غلبہ کا دن دیکھنا نصیب کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین (مسعود احمد دہلوی)

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی عظیم الشان بشارات)

"مَیں تجھے زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت دُوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبّت دلوں میں ڈال دوں گا"

ذیل میں بعض اُن عظیم الشان بشارتوں کے الہامی الفاظ درج کئے جاتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۱۸۹۱ء میں ملیں اور جنہیں پورا ہوتے ہوئے آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ سفر مغربی افریقہ کے دوران ان بشارتوں کے مہتم بالشان ظہور کا ایسا درخشندہ و تابندہ ثبوت منصۂ شہود پہ آیا ہے کہ جس سے کسی کو بھی مجالِ انکار نہیں ہو سکتا۔ حضور علیہ السلام اِن بشارتوں کو درج کرتے ہوئے ازالہ اوہام میں رقم فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ:۔

تُو مغلوب ہو کر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب ہو جائے گا اور انجام تیرے لئے ہو گا۔ اور ہم وہ تمام بوجھ تجھ سے اُتار لیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید، تیری عظمت، تیری کمالیت پھیلا دے۔ خدا تعالیٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا اور تیرے سایہ کو لمبا کر دے گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ عنقریب اسے ایک مُلک عظیم دیا جائے گا۔ (. . . .) اور خزائن اس پر کھولے جائیں گے۔ (. . . .) یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ ہم عنقریب تم میں ہی اور تمہارے اردگرد نشان دکھلاویں گے۔ حجت قائم ہو جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہو گی۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں، یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ اگر لوگ تجھے چھوڑ دیں گے، پر میں نہیں چھوڑوں گا۔ اور اگر لوگ تجھے نہیں بچائیں گے، پر میں بچاؤں گا۔ میں اپنی چمکار دکھاؤں گا اور قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا اے ابراہیم تجھ پہ سلام۔ ہم نے تجھے خالص دوستی کے لئے چُن لیا۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسی

میری توحید اور تفرید۔ خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ خبیث کو طیب سے جدا نہ کرے۔ وہ تیرے مجد کو زیادہ کرے گا اور تیری ذریّت کو بڑھائے گا اور من بعد تیرے خاندان کا تجھ سے ہی ابتداء قرار دیا جائے گا۔ میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔ جَعَلْنَاكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔ یہ کہیں گے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا نہیں سُنا۔ سو تو ان کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں۔ خدا بہتر جانتا ہے۔ تم ظاہر لفظ اور ابہام پر قانع ہو اور اصل حقیقت تم پر منکشف نہیں۔ جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمتِ الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے کیونکہ اس کو اسرارِ ملکوتی سے حصہ ہے۔ ایک اولی العزم پیدا ہوگا، وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ يَاْتِيْ عَلَيْكَ زَمَانٌ مُّخْتَلِفٌ بِاَزْوَاجٍ مُّخْتَلِفَةٍ۔ تُو تری نسلاً بعيداً۔ وَلَنُحْيِيَنَّكَ حَيٰوةً طَيِّبَةً ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذَالِكَ۔"

[ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۲ تا ۶۲۵
بحوالہ تذکرہ طبع سوم صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۵]

ہر ایک قوم اِس چشمہ سے پانی پئے گی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک قوم اِس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا .... سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ)

منظوم عربی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

يَا وَاسِعَ الْمَعْرُوْفِ ذَا النَّعْمَاءِ

اے وسیع نعمتوں والے اور بڑی بھلائی اور احسان والے

يَا مَنْ أَحَاطَ الْخَلْقَ بِالْآلَاءِ   نُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَيْسَ حَوْلُ ثَنَاءِ

اے وہ ذات کہ نعمتوں سے مخلوق کا احاطہ کئے ہوئے ہے، ہم تیری تعریف کرتے ہیں لیکن تعریف کی طاقت نہیں

أُنْظُرْ إِلَيَّ بِرَحْمَةٍ وَعُطُوْفَةٍ   يَا مَلْجَئِيْ يَا كَاشِفَ الْغُمَّاءِ

میری طرف رحمت اور مہربانی سے توجہ کر اے میری پناہ! اے تاریکیوں کو دور کرنے والے

أَنْتَ الْمَلَاذُ وَأَنْتَ كَهْفُ نُفُوْسِنَا   فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْدَ فَنَاءِ

تو ہی جائے پناہ ہے اور تو ہی جانوں کی کہف ہے اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

إِنَّا رَأَيْنَا فِي الظَّلَامِ مُصِيْبَةً   فَارْحَمْ وَأَنْزِلْنَا بِدَارِ ضِيَاءِ

ہم نے تاریکی کے زمانہ میں مصیبت دیکھی ہے۔ پس ہمیں رحم کرکے نور کے گھر میں اتار دے

أَنْتَ الْمُرَادُ وَأَنْتَ مَطْلَبُ مُهْجَتِيْ   وَعَلَيْكَ كُلُّ تَوَكُّلِيْ وَرِجَائِيْ

تو ہی مراد ہے اور تو ہی میرے دل کا مطلب ہے اور تجھ پر ہی میرا سارا توکل اور امید ہے۔

إِنِّيْ أَمُوْتُ وَلَا يَمُوْتُ مَحَبَّتِيْ   يُدْرٰى بِذِكْرِكَ فِي التُّرَابِ نِدَائِيْ

میں تو مر جاؤں گا مگر میری محبت نہ مرے گی۔ قبر میں بھی تیری یاد کی ندا پائی جائے گی۔

مَا شَاهَدَتْ عَيْنِيْ كَمِثْلِكَ مُحْسِنًا   يَا وَاسِعَ الْمَعْرُوْفِ ذَا النَّعْمَاءِ

تجھ سا محسن میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔ اے وسیع نعمتوں والے اور اے بڑی بھلائی اور احسان والے

(منن الرحمٰن)

منظوم فارسی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بازکے بینیم آں فرخندہ ایّام و سنیں

(ہم پھر وہ مبارک دن اور سال کب دیکھیں گے)

از رہِ دیں پروری آمد عروج اندر نخست — باز چوں آید بیاید ہم ازیں رہ بالیقیں

پہلے جو ترقی ہوئی تھی وہ دین پروری کے راستہ سے ہوئی تھی پھر بھی جب ہوگی یقیناً اسی راہ سے ہوگی۔

یا الٰہی باز کے آید زِ تو وقتِ مدد — بازکے بینیم آں فرخندہ ایّام و سنیں

اے خدا پھر کب تیری طرف سے مدد کا وقت آئے گا۔ اور ہم پھر وہ مبارک دن اور سال کب دیکھیں گے۔

ایں دو فکرِ دینِ احمد مغزِ جانِ ما گداخت — کثرتِ اعدائے ملّت قلّتِ انصارِ دیں

دینِ احمد کے متعلق اِن دو فکروں نے میری جان کا مغز گھلا دیا۔ اعدائے ملّت کی کثرت اور انصار دین کی قلّت

ایخدا زود آ و برما آبِ نصرت ہا ببار — یا مرا بردار یارب زیں مقامِ آتشیں

اے خدا جلد آ اور ہم پر اپنی نصرت کی بارش برسا ورنہ اے میرے رب اِس آتشیں جگہ سے مجھ کو اُٹھا لے

ایخدا نورِ ہدیٰ از مشرقِ رحمت برار — گمرہاں را چشم کن روشن ز آیاتِ مبیں

اے خدا رحمت کے مطلع سے ہدایت کا نور طلوع کرا اور چمکتے ہوئے نشان دکھلا کر گمراہوں کی آنکھیں روشن کر

چوں مرا بخشیدۂ صدق اندریں سوز و گداز — نیست امیدم کہ ناکامم بمیرانی دریں

جب تو نے مجھے اس سوز و گداز میں صدق بخشا ہے تو مجھے یہ امید نہیں کہ تُو اس معاملہ میں مجھے ناکامی کی موت دیگا

کار و بارِ صادقاں ہرگز نماند ناتمام — صادقاں را دستِ حق باشد نہاں در آستیں

سچّوں کا کاروبار ہرگز نامکمل نہیں رہتا۔ صادقوں کی آستین میں خدا کا ہاتھ مخفی ہوتا ہے۔

(فتح اسلام)

افریقہ میں تبلیغِ اسلام اور اسکی اہمیّت

(سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جن کے مبارک ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ نے آج سے پچاس سال قبل افریقہ میں تبلیغ اسلام کا آغاز کرایا، وہاں اسلام کو پھیلانے اور اسے غالب کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے واذا الوحوش حشرت کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے ہمارے دل میں تحریک پیدا کی کہ ہم اپنے مبلغ افریقہ میں بھجوائیں۔ چنانچہ نائیجیریا، گولڈ کوسٹ (گھانا) اور سیرالیون میں ہم اپنے مشن قائم کر چکے ہیں اور اب لائبیریا اور کچھ فرنچ علاقے ایسے ہیں جن میں مبلغ بھجوائے جائینگے۔ اس طرح مغربی افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی بیداری پیدا ہو رہی ہے کہ جس کی مثال پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ چرچ آف انگلینڈ نے ایک مشن اس غرض کے لئے مقرر کیا تھا کہ وہ یہ تحقیق کرے کہ کیا وجہ ہے افریقہ میں عیسائیت کی ترقی رک گئی ہے۔ اس کمیشن نے جو رپورٹ پیش کی اس میں چالیس جگہ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ عیسائیت کی ترقی کا رکھنا محض اس وجہ سے ہے کہ افریقہ میں احمدیہ مشن کثرت سے پھیل گئے ہیں اور ان کا مقابلہ عیسائیت سے نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ ایک بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے واذا الوحوش حشرت کی پیشگوئی کو پورا کرنے کا ہمیں بھی ایک ذریعہ بنا لیا اور ایسے زمانہ میں بنایا جبکہ ہماری تعداد صرف چند لاکھ ہے۔ . . . . . .

افریقہ میں تبلیغِ اسلام کی ابتدائی تحریک درحقیقت اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ جب میں نے یہ حدیث پڑھی اسی وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقہ کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ یہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ

بیان کرتے ہے۔ ... میرے دل میں بڑے زور سے تحریک پیدا ہوئی کہ افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنانا چاہیئے اسی بناء پر افریقہ میں احمدیہ مشن قائم کئے گئے۔ ....

ایک بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے۔ سارے افریقہ کی آبادی تیس کروڑ کے قریب ہے ..... اور وہ چاہتے ہیں کہ کوئی ان کے پاس آئے اور انہیں ہدایت کا راستہ بتائے۔ عیسائی بے شک ان میں تبلیغ کرتے ہیں مگر عیسائیوں کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ ان کو غلام بنائیں۔ اور ہماری غرض یہ ہے کہ وہ ترقی کریں اور اپنے آپ کو اپنی نسلوں کو فائدہ پہنچائیں۔ وہاں اگر عربی مدارس قائم کئے جائیں اور لوگوں کو عربی زبان سکھلائی جائے تو وہ بہت خوش ہوتے اور بڑے شوق کے ساتھ عربی سیکھنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ عربی زبان کے وہ ایسے عاشق ہیں کہ اگر وہ عربی پڑھ لیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ جادو اُن کے ہاتھ آگیا ہے۔ ..... یہ سامان ہے جو اللہ تعالیٰ نے افریقن لوگوں کو ہماری طرف متوجہ کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اس سامان سے فائدہ اٹھائیں اور افریقہ میں علم اور تہذیب اور شائستگی نہایت وسیع طور پر پھیلا دیں۔

دنیا میں ہر نیک سے نیک کام کی توجیہہ ہو سکتی ہے لیکن اگر ہم افریقہ میں تہذیب و تمدن قائم کر دیں۔ اگر ہم افریقہ میں علوم و فنون کے چشمے جاری کر دیں۔ اگر ہم افریقہ میں ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی پیدا کر دیں تو دنیا ہمارے اس کام کو سوائے اس کے اور کوئی توجیہہ نہیں کر سکے گی کہ افریقہ میں کام کرنے والی ایک مومن جماعت تھی جس نے نفسوں کو فدا کر کے ایک نئی دنیا پیدا کر دی۔ غرض افریقہ ہمارے لئے تبلیغ کا ایک بہت بڑا میدان ہے۔ ......

اس نقطۂ نگاہ سے کہ دنیا میں ایک بہت بڑا برِ اعظم خالی پڑا تھا اور اُس پر تہذیب و تمدن کا دَور کبھی نہیں آیا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اُس براعظم میں بھی تہذیب و تمدن کا دَور قائم کرے افریقہ میں تبلیغ اسلام کوئی معمولی مسئلہ نہیں۔ بلکہ بہت بڑی اہمیت رکھنے والا مسئلہ ہے۔ اگر ہماری جماعت اپنی کوششوں میں کامیاب ہو جائے تو کم سے کم اس دلیل کے آگے دشمن بول نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری جماعت کے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو اپنی زندگیاں وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر کام کرنے والوں کو ایسے رنگ میں کام کرنے کی ہمت بخشے کہ وہ اپنا گزارہ بھی آپ ہی پیدا کر سکیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ر جنوری ۱۹۴۷ء
مطبوعہ الفضل ۲۵ر مارچ ۱۹۶۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

مغربی افریقہ کے غیر از جماعت اکابرین کا خراجِ عقیدت

مکرم پروفیسر چودھری محمد علی صاحب ایم۔ اے

ذیل کا مضمون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ سفر مغربی افریقہ سے متعلق ان رپورٹوں سے مرتب کیا گیا ہے جو مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے نائیجیریا، گھانا، لائبیریا اور سیرالیون سے ارسال فرمائیں۔ انہیں اس تاریخی سفر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہمرکابی کا خصوصی شرف حاصل ہوا چنانچہ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے ایک عینی شاہد کی حیثیت سے لکھا ہے۔ (ایڈیٹر)

پچھلے دنوں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے دورہ کے سلسلہ میں نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون تشریف لے گئے تو وہاں کے لاکھوں احمدی احباب نے ہی اپنے جان و دل سے عزیز آقا کا نہایت درجہ پُرجوش و والہانہ استقبال نہیں کیا۔ بلکہ ان ممالک کے غیر از جماعت اکابرین نے بھی حضور ایدہ اللہ کا بڑی ہی گرمجوشی کے ساتھ پُرخلوص و پرتپاک استقبال کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اور وہ بھی حضور کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کرتے میں اپنے احمدی ساتھیوں اور دوستوں سے پیچھے نہیں رہے انہوں نے جماعت احمدیہ کی شاندار اسلامی خدمات اور سکولوں اور طبی مراکز کے ذریعہ انجام دی جانے والی بے لوث فلاحی سرگرمیوں کا اعتراف کرکے حضور کی خدمت میں نہایت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ نامور مسلم اور غیر مسلم زعماء نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو ہو کر انفرادی ملاقاتوں میں ہی اپنے جذباتِ عقیدت کا اظہار نہیں کیا بلکہ انہوں نے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ تقاریب منعقد کرکے بھی خلوصِ دل سے حضور کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کی۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ بعض زعماء کے بیانات اور تقاریر کے اقتباسات بطور نمونہ ہدیہ قارئین ہیں۔

نائیجیریا کے عوام کی بے لوث خدمات کا اعتراف

۱۳ اپریل ۱۹۷۰ء کو دس بجے صبح حضور ایدہ اللہ نے نائیجیریا کے سربراہ مملکت میجر یعقوبو گووَن سے ان کی جائے رہائش پر جو دوڈن بیرکس میں واقع ہے ملاقات فرمائی۔ ملاقات کے دوران سربراہِ مملکت نے نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی قابلِ قدر فلاحی سرگرمیوں کو سراہا۔ آپ نے فرمایا:۔

"جماعتِ احمدیہ نے نائیجیریا کی اخلاقی، روحانی، جسمانی اور ذہنی ترقی میں قابلِ قدر کردار ادا کیا ہے۔ روحانی خدمات کے علاوہ آپ نے تعلیمی میدان میں بھی جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں وہ قابلِ تحسین و ستائش ہیں۔ نائیجیریا کے عوام کی فلاح و بہبود اور اُن کی ترقی میں آپ نے شمولیت کی ہے۔ آپ نے سکول کالج اور ہسپتال کھولے ہیں۔ چنانچہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم اور آپ partners in progress یعنی تعمیر و ترقی میں ایک دوسرے کے ساجھی ہیں۔

آپ نے نائیجیریا کے عوام کی بے لوث خدمت کی ہے۔ یہ خدمت صحیح معنوں میں بے غرض خدمت ہے اور ہمارے دل میں اس کا بہت احترام ہے۔ اگر کوئی ملک کروڑوں پونڈ بھی ہم پر خرچ کرتا اور اس میں کوئی ذاتی غرض پنہاں ہوتی تو اس کے لئے ہمارے دلوں میں ہرگز یہ احترام نہ ہوتا۔"

یہ فرمانے کے بعد سربراہ مملکت نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ ہمارے ملک کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات کو آسان کر دے اور ہم اور ہمارے بعد آنے والے حاکم ہمیشہ ملک اور قوم کی خدمت کے جذبہ سے سرشار رہیں۔ نیز انہوں نے یہ خواہش بھی ظاہر فرمائی کہ حضور اسی وقت دعا فرمائیں۔ حضور نے ان کی اس خواہش کے احترام میں اسی وقت دعا فرمائی۔ جب حضور دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے لگے تو سربراہِ مملکت نے جو عیسائی ہیں فوراً ہی عیسائی طرز پر گھٹنے ٹیک کر خود بھی دعا میں شریک ہونا چاہا۔ حضور نے فرمایا کہ بیٹھے بیٹھے ہی دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ پھر حضور کے ساتھ ہی صوفہ پر بیٹھ گئے۔ حضور نے ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا فرمائی جس کے دوران آپ بھی اپنی جگہ دعا میں مصروف رہے۔ جب حضور رخصت ہونے لگے تو سربراہ مملکت حضور سے بغلگیر ہوئے اور حضور نے ان کی گردن پر بوسہ دیا۔

حضور کے کانو تشریف نہ لا سکنے پر دلی افسوس کا اظہار

پروگرام کے مطابق ۱۴ اپریل کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائیجیریا کے شہر کانو تشریف لے جانا تھا۔ کانو نائیجیریا کے شمال میں لیگوس سے سات آٹھ سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں جماعت نے ایک ہسپتال کھولا ہے۔ جو ہر طرح ساز و سامان سے لیس ہے اور مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب واقف زندگی کی زیر نگرانی عرصہ سے وہاں کے باشندوں کی بے لوث خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ وہاں نہ صرف جماعت کے مخلص و فدائی احباب بلکہ غیر از جماعت معززین اور دیگر کثیر التعداد دوست حضور کی تشریف آوری کے بشدت منتظر تھے۔ اور حضور کو والہانہ طور پر خوش آمدید کہنے کے جملہ انتظامات مکمل کر چکے تھے۔ وہ دل سے متمنی تھے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ تشریف لائیں اور انہیں حضور کی خدمت میں اپنے جذبات عقیدت پیش کرنے کی سعادت نصیب ہو۔

حضور حسب پروگرام کانو تشریف لے جانے کے لئے فضائی مستقر پر پہنچے۔ لیکن جہاز کی روانگی سے کچھ دیر قبل ہی فضائی مستقر کے حکام نے اعلان کیا۔ کہ کانو میں کئی دن سے موسم بہت خراب ہے اور خاص طور پر آج فضا ایسی ہے کہ اس میں کچھ دکھائی نہیں دیتا اس لئے جہاز کانو نہیں اتریگا۔ بلکہ سیدھا لنڈن چلا جائے گا۔ چونکہ موسم کی خرابی کی وجہ سے اگلے دن بھی روانگی یقینی نہیں تھی اور اگر حضور تشریف لے بھی جاتے۔ تو واپسی کا معاملہ مشکوک رہتا۔ جس کا سارے پروگرام پر اثر پڑتا۔ اس لئے حضور نے کانو کا پروگرام منسوخ فرما دیا۔

اس امر کا کانو کے احمدی احباب اور دیگر غیر از جماعت لوگوں کو جو حضور کی تشریف آوری کے لئے چشم براہ تھے۔ اور دیدہ و دل فرش راہ کئے سراپا انتظار بنے ہوئے تھے بہت افسوس ہوا۔ تاہم جماعت نے وہاں ایک جلسہ منعقد کر کے سب کو پروگرام کی منسوخی سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ اس موقعہ پر بعض دیگر احباب کے علاوہ کانو سٹیٹ کے کمشنر فار انفارمیشن الحاج ٹانکویا کاسٹی نے بھی جو احمدی نہیں ہیں حاضرین سے خطاب کیا انہوں نے موسم کی خرابی کے باعث حضور کے تشریف نہ لا سکنے پر دلی افسوس کا اظہار کرنے کے بعد اپنی تقریر کے آخر میں فرمایا۔

"معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا منشاء یہی تھا۔ ہمیں اپنی اس محرومی پر زیادہ غمگین نہیں ہونا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ کے اس فیصلہ کو خندہ پیشانی سے قبول کرنا چاہیئے۔ اور یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ انشاء اللہ العزیز حضور کسی آئندہ موقعہ پر ضرور تشریف لائینگے۔

اور ہمارے دلوں کی تسکین کا باعث بنیں گے۔"

سرزمینِ افریقہ کو عزت بخشنے پر دلی جذباتِ تشکر

۲۲ اپریل کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ گھانا کے شہر کماسی سے ٹیچی مان تشریف لے گئے۔ یہ مقام کماسی سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے اور برانگ اہافو ریجن کا صدر مقام ہے۔ اس ریجن میں چار سرکٹ یعنی (۱) ٹیچی مان (۲) فنیپرا (۳) انکرونزا اور (۴) ٹیچی مان ٹیما۔ ان چاروں سرکٹوں میں ہمارے مقامی مبلغین تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ اس پورے ریجن کے مبلغ انچارج مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب ہیں جو گھانا کے رہنے والے ہیں اور جامعہ احمدیہ ربوہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ آپ اپنی مادری زبان کے علاوہ انگریزی اور اردو بہت روانی سے بول سکتے ہیں۔ چنانچہ ان دونوں زبانوں میں بلا جھجک تقریریں کرتے ہیں۔ ٹیچی مان میں برانگ اہافو کی احمدیہ جماعتوں کی طرف سے جس شان و شوکت، اور گرمجوشی کے ساتھ نہایت والہانہ انداز میں حضور کا استقبال ہوا۔ وہ اپنی مثال آپ تھا۔

جماعتِ احمدیہ برانگ اہافو کی طرف سے حضور کے اعزاز میں بہت قرینہ اور نفاست و لطافت کے ساتھ آراستہ و پیراستہ پنڈال میں وسیع پیمانہ پر استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ اس میں ہزاروں ہزار احباب جماعت جن میں مرد، مستورات اور بچے سب شامل تھے۔ ولولہ عشق اور کمال درجہ محبت و عقیدت اور خدمت و فدائیت کے جذبہ سے سرشار ہو کر نہایت ذوق و شوق کے عالم میں شریک ہوئے۔ ان پر عجیب روحانی کیف و سرور اور اہتزاز کی کیفیت طاری تھی۔ صدق و صفا اور اخلاص و وفا کے ان پتلوں کے علاوہ برانگ اہافو کے دیگر معززین نے جن میں چیفس اور پیراماؤنٹ چیفس بھی شامل تھے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ قبائل کے یہ سب سردار، چیفس اور پیراماؤنٹ چیفس اپنے مخصوص قبائلی لباسوں میں ملبوس اپنے شاہانہ نما آرائشی چھاتوں کے نیچے شاہانہ ٹھاٹھ کے ساتھ کرسیوں پر اس حال میں بیٹھے تھے کہ ان کے چھاتہ بردار اور زریں عصا بردار اور دیگر چاق و چوبند خدام ادب کے ساتھ مناسب مقامات پر ایستادہ تھے۔ ان میں سے اکثر احمدی نہ ہونے کے باوجود جماعت احمدیہ کی نہایت قابلِ قدر تعلیمی اور طبّی خدمات اور اسی قسم کی دوسری رفاہی سرگرمیوں کے اعتراف کے طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کو خوش آمدید کہنے اور ان کی خدمت میں خراجِ عقیدت پیش کرنے کی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان میں سے علی الخصوص نانا چوکئی ایمیان (Nana Kwakye Amayaw) ٹیچی مان کے عیسائی پیراماؤنٹ چیف جو ہاؤس آف چیفس کے قائمقام صدر بھی

ہیں کی شان سب سے نرالی تھی۔ جہاں انہوں نے بہت فاخرہ لباس زیب تن کیا ہوا تھا اور مختلف قسم کے زیور پہنے ہوئے تھے، وہاں ان کے سر پر طلائی زیورات سے مرصع تاج نما ٹوپی جگمگ جگمگ کر رہی تھی۔ قبائل کے یہ سب ذی مقدرت سردار اس اسٹیج کے سامنے جس پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ جلوہ افروز تھے قریباً پچاس گز کے فاصلہ پر ایک قطار میں اپنی اپنی مقررہ جگہوں پر کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

جب برانگ اہافو کے مبلغ انچارج مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب جماعت کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکے۔ تو تیچی مان کے ذی حشم پیراماؤنٹ چیف نانا چوکی ایمی یان نے اپنی جگہ کھڑے ہوکر وہیں سے لاؤڈ سپیکر پر اہل برانگ اہافو کی طرف سے حضور کی خدمت میں انگریزی میں ایڈریس پڑھا۔ انہوں نے فرمایا:-

"میں اپنی قوم قبیلے اور اکابر کی طرف سے آپ کا دلی خیر مقدم کرتا ہوں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے اور ہم اس پر فخر کرتے ہیں کہ آپ نے برانگ اہافو کی جماعتِ احمدیہ کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا۔ اور اپنے قدومِ میمنت لزوم سے اس سرزمین کو عزت بخشی۔ اے ہمارے روحانی آقا! آپ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ جو ہم میں رہتا ہے ہماری مدد فرمائے ہم آپ کی تشریف آوری پر بے حد خوش ہیں اور دل سے آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ آپ (اپنا دورہ مکمل کرکے) خیریت سے اپنے وطن واپس پہنچیں۔ ہم ہمیشہ آپ کو یاد رکھیں گے۔"

ایڈریس پڑھنے کے بعد پیراماؤنٹ چیف نے پورے درباری انداز اور جلوس کی شکل میں اس حال میں اسٹیج کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ کہ ان کے عصابردار خدام نہایت خوبصورت زریں عصا اپنے اپنے ہاتھوں میں تھامے ان کے آگے آگے چل رہے تھے۔ اسٹیج سے کچھ فاصلہ پر عصا بردار اور دوسرے لوگ جن کے جلو میں یہ جلوس اسٹیج کی طرف بڑھ رہا تھا یکدم رک گئے اور پیراماؤنٹ چیف اس سے آگے اکیلے ہی قدم بڑھاتے ہوئے اسٹیج کے قریب پہنچے اور وہیں کھڑے ہوکر حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کی۔ جونہی وہ اسٹیج کے قریب آئے حضور نے خود اسٹیج کے کنارہ پر تشریف لاکر پہلے انہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر ان کا استقبال کیا۔ اور پھر ایڈریس قبول فرماکر انہیں مصافحہ کا شرف بخشا۔ نیز ان سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد پیراماؤنٹ چیف اسی طرح جلوس کی شکل میں واپس جاکر اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"آج کے مہمان خصوصی ایک عظیم روحانی شخصیت ہیں" (صدر ٹب مین)

۲۹ راپریل ۱۹۷۰ء کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ آئیوری کوسٹ کے دارالحکومت آبی جان سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر لائبیریا کے دارالحکومت منروویا میں ورود فرما ہوئے۔ منروویا کے بین الاقوامی فضائی مستقر رابرٹس فیلڈ پر جو شہر سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ہے لائبیریا کے صدر مملکت مسٹر ولیم وی ایس ٹب مین کا ذاتی نمائندہ صدر مملکت کی کار لے کر حضور کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ حضور فضائی مستقر سے اسی کار میں شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ کار پر سائرن لگا ہوا تھا جس کی آواز سنکر دوسری کاریں اور راہ گیر راستہ چھوڑ دیتے تھے۔ چنانچہ حضور کی کار اور قافلہ کی پیچھے پیچھے آنے والی دوسری کاریں کہیں رکے بغیر ایک ہی رفتار سے بسہولت گزرتی چلی گئیں۔ سارے شہر میں اس اہتمام کے ساتھ جہاں جہاں سے حضور کی کار گزری لوگوں کو معلوم ہوتا گیا کہ لائبیریا کے مہمان خصوصی کے طور پر یہ جماعت احمدیہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تشریف لے آئے ہیں۔ کاریں "ہوٹل ڈیوکار انٹر کونٹی نینٹل" میں جا کر رکیں۔ جہاں صدر مملکت کی طرف سے آٹھ کمرے حضور کے لئے ریزرو تھے۔

۳۰ راپریل ۱۹۷۰ء کی شام کو لائبیریا کے سربراہ مملکت مسٹر ٹب مین نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے اعزاز میں سٹیٹ ڈنر (سرکاری ضیافت) کا بہت وسیع اور اعلیٰ پیمانہ پر اہتمام کیا۔ صدر مملکت کی بیگم صاحبہ نے حضرت سیدہ مدظلہا کے لئے پردہ کا پورا اہتمام کیا ہوا تھا اس میں عمائدین حکومت دوسرے ملکوں کے سفیر اور دیگر معززین بہت بھاری تعداد میں مدعو کئے گئے تھے۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر صدر مملکت نے کھڑے ہو کر ایک نہایت برجستہ تقریر کی جس میں انہوں نے نہایت ادب سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا اور فرمایا:-

"آج ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ اس زمانہ کے روحانی بادشاہ ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں۔ ان کی ہمارے ملک میں تشریف آوری ہمارے لئے عزت کا باعث ہے۔ اگرچہ میں مذہباً عیسائی ہوں لیکن ایک خدا پر دلی ایمان رکھتا ہوں۔ آپ اسے کسی نام سے پکاریں God کہیں یا اللہ اس پر ایمان و یقین آج کی دکھی دنیا کے لئے بہت ضروری ہے میں ہر مذہب کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اسی لئے ہم نے اپنے آباؤ اجداد کے لکھے ہوئے آئین کے مطابق مکمل مذہبی آزادی اپنے ملک میں رائج کر رکھی ہے۔ آج

کے مہمان خصوصی ایک عظیم روحانی شخصیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ ہر وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے بینائی عطا فرمائی ہے دیکھ سکتا ہے کہ آپ کو قربِ الٰہی حاصل ہے۔ میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آپ کے لئے جام صحت تجویز کرتا ہوں۔"

صدرِ مملکت کی اس تقریر کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"میں صدر مملکت اور ان کی بیگم صاحبہ کا اس عزت افزائی پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اصل شکریہ کی مستحق تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس لئے سب سے پہلے میں اپنے رب کریم کا شکریہ بجا لاتا ہوں۔ جس نے مجھے میری بیگم اور میرے ساتھیوں کو اس عظیم ملک میں آنے کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام روشنی اور نُور اور معرفت کا منبع ہے۔ اور اسی کے حضور ہم جھکتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صدر مملکت کو جو اپنے ملک کے لئے بمنزلہ ایک باپ کے ہیں اور ان کی بیگم صاحبہ کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبے عرصہ تک اپنے ملک و قوم کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حقیقی رحمت سے نوازے اور سارے ملک کو خوشحالی، امن اور خوشی کے بے پایاں خزانوں سے مالا مال کرے۔"

"مغربی افریقہ کے لئے انتہائی خوشی اور شادمانی کے دن"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے قیام سیرالیون کے دوران ۸ مئی ۱۹۷۰ء کی شام کو مسلمانانِ سیرالیون کی مرکزی تنظیم "سیرالیون مسلم کانگرس" نے فری ٹاؤن کے ریلوے یونین ہال میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صمیم قلب سے خوش آمدید کہنے اور حضور کا شایانِ شان طریق پر استقبال کرنے کی غرض سے بہت وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی۔ جس میں مسلم کانگریس کے عہدہ دار اور دیگر نامور مسلم زعماء نے بہت کثیر تعداد میں شریک ہو کر حضور کی خدمت میں دلی جذباتِ عقیدت کا اظہار کیا۔ جس وقت حضور محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی معیت میں "ریلوے یونین ہال" پہنچے تو ہر چہار طرف سے فضا اللہ اکبر کے پُرجوش نعروں سے گونج اٹھی۔ ہال میں قریباً پانچ سو افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں ہال کے باہر دروازوں اور کھڑکیوں کے سامنے نیز ارد گرد بے شمار لوگ حضور کے ارشادات سننے کے منتظر تھے۔ جب حضور ہال میں سے گزر کر اسٹیج کی جانب تشریف لے گئے تو تمام حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد استقبالیہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے

ہوا سیرالیون کے سابق نائب وزیر اعظم اور مسلم کانگریس کے پریذیڈنٹ جناب ایم۔ ایس مصطفیٰ نے حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ مصطفیٰ صاحب ایک دردمند دل رکھنے والے غیور مسلمان اور شعلہ بیان مقرر ہیں آپنے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"آج کی شام ایک عدیم المثال اور لاثانی شام ہے اور بخدا یہ دن تمام مغربی افریقہ کے لئے بالعموم اور سیرالیون کے لئے بالخصوص انتہائی خوشی اور شادمانی کے دن ہیں۔ اس خوشی اور شادمانی کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کا ایک عظیم فرزند آجکل یہاں آیا ہوا ہے۔

اس صدی کے اوائل میں سیرالیون کے مسلمانوں کی جو حالت تھی۔ آج اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لوگ اسلام کا نام لیتے ہوئے ڈرتے تھے۔ وہ دن مسلمانوں کے لئے سخت امتحان کے دن تھے۔ ۱۹۲۰ء میں الحاج نیر (مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے اولین مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ) مبلغ اسلام کی حیثیت سے سیرالیون میں تشریف لائے۔ ان کی تشریف آوری ہمارے لئے بہت ڈھارس اور حوصلہ افزائی کا موجب ہوئی اور آج آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث) کی تشریف آوری سے ہمارے سر فخر سے بلند ہو گئے ہیں۔ آپ کے طفیل اب تو عیسائی حضرات بھی اسلام کی خوبصورتی کو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ کل گورنر جنرل ہز ایکسی لنسی بانجا تیجانسی نے اس دعوت (سرکاری عشائیہ) پر جو انہوں نے آج کے مہمان خصوصی کے اعزاز میں دی تھی مجھے بتایا کہ ہمارے معزز مہمان ایم۔ اے آکسفورڈ ہیں۔ میں ان کی طبیعت کی سادگی اور انکساری دیکھ کر حیران ہوں۔

آج احمدی تعلیمی اور روحانی میدان میں اہلِ سیرالیون کی ان تھک خدمت کر رہے ہیں، اور اس کی انتہاء یہ ہے کہ آج اسلام کا ایک عظیم فرزند ہمارے درمیان موجود ہے یہ لوگ محبت اور اخلاص کے پیکر ہیں۔ ایک دفعہ کوالالمپور میں جب میں اپنے ملک کی طرف سے ایک بین الاقوامی کانگریس میں شمولیت کے لئے گیا ہوا تھا تو میری ملاقات ہز ایکسی لنسی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے ہوئی۔ مجھے دیکھتے ہی بولے آپ کا نام مصطفیٰ تو نہیں۔ جب میں نے بتایا مصطفیٰ میں ہی ہوں تو بے اختیار مجھے گلے سے لگا لیا۔ ایک دفعہ جب ایک عرب سربراہ مملکت سے ملاقات کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی تو محترم چوہدری صاحب

کی وساطت سے ہی میری ملاقات ممکن ہوئی۔

ہمیں خوب یاد ہے کہ سیرالیون میں لوگ اسلام پر تنقید کرتے رہتے تھے۔ لیکن احمدیت کے سیرالیون میں آنے کے بعد اسلام کی عظمت بحال ہوگئی ہے۔ ہم سب کا ایک کلمہ ایک رسولؐ ایک قرآن اور ایک قبلہ ہے۔ جب میں وزیر تھا تو روکوپور (سیرالیون) میں احمدیوں کی بڑی مخالفت ہوئی۔ میں یہ فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ میں نے احمدیوں کی سو فیصدی تائید کی۔ مجھے یہ بخوبی علم ہے کہ جو خدا کے پیارے اور برگزیدہ لوگوں سے جنگ کرتا ہے وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ آج وہ شخص کہاں ہے اور اس کے بیوی بچے کہاں ہیں جس نے طاقت کے نشہ میں بدمست ہو کر احمدیوں کی شدید مخالفت کی تھی (جناب مقرر کا اشارہ ایک وزیر کی طرف تھا۔ جو احمدیوں کا شدید مخالف تھا۔ اور اب گمنامی کی زندگی بسر کر رہا ہے)

ہمارے تقدس مآب مہمان خصوصی! خداتعالیٰ کے ساتھ آپ کا تعلق ہماری بہت مدد کر سکتا ہے۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے تھے۔ اسی طرح حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں بھی ان کے پیروؤں کی تعداد چنداں زیادہ نہ تھی۔ لیکن اب احمدیہ مشن امریکہ کینیڈا، انڈیا، افریقہ کے مختلف ممالک غرضیکہ دنیا کے کونے کونے میں قائم ہیں۔ میں نے پاکستان کا دورہ کیا ہے وہاں کے لوگ بہت ہی محبت کرنے والے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری سے ہمارے یعنی سیرالیون اور پاکستان کے تعلقات بہت ہی مضبوط ہو گئے ہیں۔

یور ہولی نس! میں ایک دفعہ پھر تہِ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

مسلم کانگریس کے پریذیڈنٹ جناب ایم ایس مصطفےٰ کے بعد کانگریس کے ایک اور عہدہ دار رجاب عبداللہ کول نے بھی تقریر کی۔ تقریر کے دوران انہوں نے مسلم کانگرس کی طرف سے حضور کا استقبال کرتے ہوئے کہا:۔

"آپ کا یہاں تشریف لانا ہمارے لئے بہت خوشی اور سرفرازی کا باعث ہوا ہے۔ آپ کی جماعت کی کوششوں سے یہاں کے مسلمانوں کو بہت تقویت ملی ہے۔ میں سیرالیون کے مسلمانوں کی طرف سے سیرالیون میں آپ کی تشریف آوری پر اور پھر ہماری دعوت کو قبول فرمانے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد ایک معرکۃ الآرا تقریر ارشاد فرمائی۔ تقریر کیا تھی زندہ خدا کی تائید و نصرت کی ایک زندہ مثال تھی۔ فصاحت و روانی کا ایک سیلاب تھا جو سامعین کے شکوک و شبہات کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے گیا۔ حضور کا یہ خطاب محبت اور غیرت کے لطیف امتزاج کا حامل تھا۔ حضور پر خود ایک ایسی حالت طاری تھی جیسے ذہن اور زبان اللہ تعالیٰ نے خود اپنے تصرف میں لے لئے ہوں۔ اس تقریر کے آخر میں حضور نے بڑے جلال کے ساتھ بلند آواز میں ایک اعلان فرمایا۔ حضور کی آواز بجلی کی طرح کڑکی اور جسم و جان میں سرایت کر گئی۔ حضور نے فرمایا:-

"میں آپ سب کو پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ مَیں بوڑھوں اور جوانوں، مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے۔ اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے۔ لیکن اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبہ کا دن طلوع ہو چکا۔ اس کا فضل شامل حال رہا تو یہ بظاہر ناممکن، ممکن ہو کر رہے گا۔"

فوج در فوج لوگ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں دیکھتا ہوں کہ میرا مولیٰ میرے ساتھ ہے۔ ایک وقت تھا کہ ان راہوں میں مَیں اکیلا پھرا کرتا تھا۔ اُس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ تُو اکیلا نہ رہے گا بلکہ تیرے ساتھ فوج در فوج لوگ ہوں گے اور یہ بھی کہا کہ تُو ان باتوں کو لکھ لے اور شائع کر دے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۹۸)

مغربی افریقہ کے اخبارات میں نیز ریڈیو اور ٹیلیویژن پر اسلام اور احمدیت کا غیر معمولی چرچا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری اور جماعت کی دینی و تعلیمی خدمات کا تذکرہ

(مرسلہ۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث) —

ذیل کا مضمون مغربی افریقہ سے شائع ہونے والے اخبارات کے ان بے شمار تراشوں سے ترتیب دیا گیا ہے جو مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے مغربی افریقہ کے تاریخی سفر کے دوران نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا اور سیرالیون سے ساتھ کے ساتھ ارسال فرمائے۔ یہ سب تراشے (آئیوری کوسٹ کے ایک اخبار کے سوا جو فرانسیسی زبان میں شائع ہوتا ہے) انگریزی اخبارات کے تھے۔ اس مضمون میں ان میں سے بعض تراشوں کے اقتباسات کا اردو ترجمہ ترتیب وار درج کیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ سفر مغربی افریقہ کا ایک خاص اور نمایاں پہلو یہ ہے کہ وہاں اخبارات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری اور حضور کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات کے سلسلہ میں اسلام کا اس قدر وسیع پیمانہ پر چرچا ہوا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی دینی تعلیمی اور رفاہی خدمات کا تذکرہ اس کثرت سے آیا ہے کہ گزشتہ ایک ماہ کے دوران شاید ہی کوئی دن ایسا گزرا ہو کہ وہاں کے اخبارات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جماعتی اور تبلیغی مصروفیات کے فوٹو اور تفصیلی خبریں نمایاں طور پر شائع نہ ہوئی ہوں۔ وہاں کے ڈیڑھ درجن کے قریب اخبارات قریباً روزانہ ہی فضائی مستقروں پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے نظاروں، وہاں کی مملکتوں کے سربراہوں کے ساتھ حضور کی ملاقاتوں، حضور کے اعزاز میں منعقد کی جانے والی استقبالیہ

یہ مسلم رہنما آج کل مغربی افریقہ کے ممالک کا دورہ فرما رہے ہیں۔ آپ نے اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے اعلان فرمایا:۔

"تمام انسان برابر ہیں۔ انسان انسان میں کوئی فرق نہیں ہے۔"

نیز آپ نے اس امر پر خاص زور دیا کہ "اگر دنیا اس حقیقت سے آگاہ ہو جائے اور اس کی اہمیت کو سمجھ لے اور اس پر عمل کرنا شروع کر دے تو باہمی جھگڑوں اور مخاصمتوں میں بے انتہا کمی واقع ہو سکتی ہے۔"

حضرت مرزا ناصر احمد نے مسلمانوں، غیر مسلموں اور مشرکوں الغرض تمام لوگوں پر زور دیا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ رواداری اور حسن سلوک سے پیش آئیں۔

آپ نے بتایا کہ نائیجیریا میں اپنے قیام کے دوران آپ ابادان اور کانو بھی تشریف لے جائیں گے۔

دائیں جانب جو فوٹو درج ہے اس میں آپ کو لیگوس پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔" (سنڈے ٹائمز ۱۲ اپریل ۱۹۷۰ء)

(۲) ۱۳ اپریل ۱۹۷۰ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائیجیریا کے سربراہ مملکت میجر یعقوبو گوون سے ان کی رہائش گاہ واقع "ڈوڈن بیرکس" میں ملاقات فرمائی۔ نائیجیریا کے تمام نامور اخبارات نے جن میں سے ڈیلی ٹائمز، ڈیلی ایکسپریس، ڈیلی سکیچ، دی نائیجیرین آبزرور، نیو نائیجیرین اور مارننگ پوسٹ خاص طور پر قابل ذکر ہیں، اس ملاقات کا حال متعدد فوٹوز اور شہ سرخیوں کے ساتھ بہت تفصیل کے ساتھ شائع کیا۔ مثال کے طور پر "ڈیلی ٹائمز" نے اپنے ۱۴ اپریل کے شمارہ میں صفحہ اوّل کے بالائی حصہ میں اخبار کی پیشانی کے عین نیچے ایک بہت نمایاں فوٹو درج کیا جس میں دکھایا گیا تھا کہ حضور کی تشریف آوری پر سربراہ مملکت بڑی گرم جوشی اور تپاک کے ساتھ حضور سے مصافحہ کرتے ہوئے حضور کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ اس روز کے اس اہم ترین فوٹو کے نیچے اخبار مذکور نے لکھا:۔

"جنرل گوون نے کل ورلڈ احمدیہ مسلم آرگنائزیشن کے سربراہ اعلیٰ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کو خوش آمدید کہا۔ جو اُن سے ملاقات کرنے کی غرض سے انکی رہائش گاہ واقعہ ڈوڈن بیرکس میں تشریف لائے تھے۔ اس تصویر میں سربراہِ مملکت اپنے مہمان کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔ (خبر صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)"

(ڈیلی ٹائمز لیگوس بابت ۱۴ اپریل ۱۹۷۰ء صفحہ اوّل)

پھر اخبار ندکور نے اسی شمارے کے صفحہ ۲ پر شہ سرخیوں کے ساتھ ملاقات کی تفصیلی خبر شائع کرتے ہوئے لکھا۔

"میجر جنرل یعقوبو گوون نے کل لیگوس میں کہا کہ انہوں نے امیکا اجوکو کو جب وہ مشرقی صوبے کو نائیجیریا سے الگ کرنے کے خواب دیکھ رہا تھا متنبہ کیا تھا کہ اس کے نام نہاد "بیافرا" کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا۔" میں نے غیر ملکیوں کو بھی متنبہہ کیا تھا کہ وہ اجوکو کی خیالی سلطنت کو بیافرا کا نام نہ دیں ورنہ بیافرا کا لفظ جدا ہوجانے یا بغاوت یا علیحدگی پسندی کے رجحان کے مترادف سمجھا جانے لگے گا۔

جنرل گوون نے ان خیالات کا اظہار احمدیہ مسلم عالمی آرگنائزیشن کے سربراہ اعلےٰ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ ملاقات کے دوران کیا جو ان کی دوڈن بیرکس کی رہائش گاہ میں ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے۔

سربراہِ مملکت نے کہا کہ جنگ کے خاتمہ کے بعد حالات نے جو رُخ اختیار کیا اس سے بھی یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ اگر اجوکو منظرِ عام پر نہ آتا تو یہ قضیہ کبھی کا طے ہوچکا ہوتا۔

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے صدر مملکت نے کہا۔ بغاوت کو کچل دینے کے بعد ہمارے سامنے جو سب سے اہم کام ہے وہ دلوں کو جیتنا ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ نائیجیریا میں مختلف مذہبی تنظیموں کے مابین مفاہمت کی فضا قائم ہے۔ ورنہ اگر ہم سمندر پار سے کئے جانے والے مذہبی پروپیگنڈا پر کان دھرتے تو ہمارے لئے بہت زیادہ مشکلات پیدا ہوجاتیں۔ خدا کا شکر ہے کہ نائیجیریا کے عوام اس پروپیگنڈا سے گمراہ نہیں ہوئے اور انہوں نے مذہبی تفریق سے بالا ہوکر باہمی تعاون کا بہت اچھا نمونہ دکھایا

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے جنرل گوون نے ان کی بہت تعریف کی اور اہلِ نائیجیریا کی اخلاقی، جسمانی، اور ذہنی و فکری ترقی کے ضمن میں جماعت نے جو کردار ادا کیا ہے اور جو خدمات سرانجام دی ہیں جنرل موصوف نے ان کو بہت سراہا۔ انہوں نے فرمایا ۔۔ " روحانی میدان میں خدمات بجالانے کے علاوہ آپ نے اپنی سرگرمیوں کو وسعت دے کر تعلیمی میدان میں بھی خدمات سرانجام دی ہیں۔ آپ کی جماعت سکولز اور طبی مراکز قائم کرکے اہلِ نائیجیریا

کی امنگوں کا ساتھ دیتے ہوئے ان کی فلاح و بہبود کے لئے سرگرم عمل ہے۔

سربراہِ مملکت نے گزشتہ واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بحران کے دوران فیڈرل حکومت کو ان بے گناہ اور بے قصور لوگوں کے مصائب کا بہت شدید احساس تھا جن بے چاروں کو گمراہ کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے اقتدار کے نقطۂ نگاہ سے نہ کبھی سوچا اور نہ کبھی کوئی اقدام کیا۔ کیونکہ ہمیں شدت سے احساس تھا اور ہے کہ ایک ہستی ایسی ہے جو بے انتہا طاقتور اور قادر و مقتدر ہے اور وہ ہے ہمارا خالق و مالک یعنی ہمارا خدا۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ بعد میں آنے والے لیڈر بھی انہی خطوط پر سوچیں گے اور پوری وفاداری کے ساتھ عوام کی خدمت بجالانے کو اپنا مطمحِ نظر بنائیں گے۔ اور اپنے دل و دماغ میں اس خیال کو کبھی نہ آنے دیں گے کہ عوام ان کی خدمت کریں۔

حضرت مرزا ناصر احمد نے گفتگو کے آغاز میں صورتِ حال پر قابو پانے اور حالات کو سدھارنے میں صدر مملکت کے صبر و تحمل اور دانشمندی و تدبر کو سراہا تھا آپ نے فرمایا:۔

"نائیجیریا میں بحران کے دوران ہم حالات و واقعات کا بہت دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ آپ نے اپنی قوم کی بہت بروقت اور مناسب راہ نمائی کی ہے"۔ ۔ ۔ ۔

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے مزید فرمایا:۔

"میں دیکھتا ہوں جنگ کے ختم ہونے کے بعد ہر شخص خوش ہے۔ اس کا واضح ثبوت وہ مسکراہٹ ہے جو مجھے یہاں ہر چہرہ پر کھیلتی ہوئی نظر آتی ہے اور جنگ کے بعد رونما ہونے والی تلخی کا کوئی نشان میں نے نہیں دیکھا۔ حالانکہ دوسری جنگوں میں کوئی نہ کوئی تلخی بعد میں بھی باقی رہتی اور اپنا اثر دکھاتی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس عظیم قوم کے قائد کی حیثیت سے ہم آپ کی مساعی کے مداح ہیں"۔ (ڈیلی ٹائمز لیگوس ۱۴ اپریل ۱۹۷۰ء)

(۲۳) ۱۳ اپریل ۱۹۷۰ء کو حضور ایدہ اللہ نے نائیجیریا کے شہر ابادان میں ملک کے نامور دانشوروں دیگر اہلِ علم حضرات، یونیورسٹی کے پروفیسروں طلباء اور دیگر معززین شہر سے انگریزی میں خطاب فرما کر حصولِ علم کی جدوجہد کو نتیجہ خیز اور مثمر ثمرات بنانے کے اسلامی طریق پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور کے اس بصیرت افروز اور معرکۃ الآرا خطاب کی چار کالمی خبر شائع کرتے ہوئے "مارننگ پوسٹ" نے ۱۸ اپریل کے شمارہ میں لکھا:۔

"عالمی احمدیہ مسلم آرگنائزیشن کے سربراہِ اعلیٰ، حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

کے نزدیک نائیجیریا کا مستقبل بہت روشن اور تابندہ تر ہے۔ آپ ابھی سے اس روشن اور شاندار مستقبل کو اپنی بصیرت کی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے افریقہ میں بادِ صبا کی مانند ایک خوشگوار ہوا چلنی شروع ہو چکی ہے۔ یہ ہوا ایک نئی تبدیلی کے آثار نئی امیدوں اور نئی امنگوں سے بھرپور و معمور ہے۔ یہ اہل افریقہ کو ایک نئی بیداری اور نئے عزائم سے ہمکنار کرنے والی ہے۔ اور ساتھ ہی ایسے شواہد کی آئینہ دار ہے، جن سے اہلِ افریقہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے خوش آئند مقدرات کی نشان دہی ہوتی ہے"۔

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد نے اِن خیالات کا اظہار ابادان میں جماعت احمدیہ کے افراد سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ یہ روشن مستقبل جسے آپ اپنی بصیرت کی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے۔ لہذا آپ نے نائیجیریا کے نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ وہ ایسے طریق پر حصول علم کی جدوجہد جاری رکھیں کہ حاصل کردہ علم کو انسانی زندگی کی بہتری اور اللہ کے مقرر کردہ مقاصد کی تکمیل میں استعمال کیا جاسکے

حضرت احمد نے طلباء کو توجہ دلائی کہ اچنبھہ اور استعجاب علم کی کنجی ہے۔ آپ نے نائیجیریا کے نوجوانوں کو پُر زور الفاظ میں یہ نصیحت بھی فرمائی کہ وہ اپنے ہم جنس ساتھیوں یعنی تمام بنی نوعِ انسان کے مفادات اور امنگوں سے کبھی بے رخی نہ برتیں

آپ نے فرمایا کہ ایک دوسرے کے ساتھ معاملہ کرنے میں انسانی برادری کے تعلق میں اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، ہمیں ان سے ہمیشہ باخبر اور آگاہ رہنا چاہیئے۔ اور انہیں ادا کرنے میں کوشاں رہنا چاہیئے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اگر ہم اِس صاف اور سیدھی بات کا خیال رکھیں۔ اور اس بارہ میں پوری احتیاط سے کام لیں۔ تو ہم ان تمام خطرات سے بآسانی بچ نکلیں گے، جو آج تہذیب جدید کے سر پر منڈلا رہے ہیں۔" (مارننگ پوسٹ لیگوس ۱۸ اپریل ۱۹۷۰ء)

اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِس معرکۃ الآرا خطاب کا ذکر کرتے ہوئے نائیجیریا کے ایک اور اخبار "ڈیلی ٹائمز" نے اپنی ۱۵ اپریل کی اشاعت میں "سب کو مذہبی تعلیم دو" کے چار کالمی عنوان کے تحت لکھا:

"عالمی احمدیہ مسلم آرگنائزیشن کے سربراہِ اعلیٰ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد نے نائیجیرین سکولوں میں ہر سطح پر مذہبی تعلیم کے سلسلہ وار نصاب کی تدریس رائج کرنے پر زور دیا ہے۔ اِس ہفتہ اِبادان میں ایک تقریر ارشاد فرماتے ہوئے حضرت احمد نے فرمایا مذہبی تعلیم کے نتیجہ

میں نئی دریافتوں کی رفتار تیز ہو جائے گی۔ اور نئے علم کی تلاش ایسے خطوط پر اور ایسی سمت میں آگے بڑھنی شروع ہو جائے گی۔ جس کا انسان کی بہتری اور خوشحالی سے براہِ راست تعلق ہو۔

آپ نے فرمایا مذہبی تعلیم ہمیں اس قابل بنا دے گی کہ ہم باہم ایک دوسرے کو اور بیک وقت دنیا کے تمام لوگوں کو اس نظر سے دیکھنا شروع کر دیں گے۔ کہ گویا یہ ایسے جاندار ہیں جنہیں زندہ رہنے اور ترقی کرنے کا یکساں حق حاصل ہے۔ اور جن پر خود اپنے بارہ میں اور اپنے جیسے تمام دوسرے انسانوں کے بارہ میں اہم ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔

آپ نے فرمایا ایسا نقطۂ نظر اور ایسا طرزِ عمل حصولِ علم کی جدوجہد کو اس کا صحیح مقام عطا کرنے کا موجب ہوگا۔

آپ نے طلباء کو توجہ دلائی کہ وہ دوسرے علوم کو نظر انداز کر کے کسی ایک علم میں خصوصی مہارت پیدا کرنے کی خاطر اس پر ضرورت سے زیادہ توجہ مرکوز کرنے کے نامناسب طریق اور اس کے غیر صحت مندانہ اثر کو زائل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس قسم کی مہارت جدید علم اور جدید تعلیم کی ایک ناگزیر دنا گوار خصوصیت بن کر رہ گئی ہے۔ آپ نے اس امر پر بھی زور دیا کہ وہ اپنے مخصوص شعبہ ہائے علم کے علاوہ علم کے دوسرے میدانوں سے بے رخی نہ برتیں بلکہ تحیر اور تجسس سے کام لیتے ہوئے ان میں بھی دلچسپی لیں۔

حضرت احمد نے فرمایا۔ "ہماری مخصوص دلچسپیاں اور مطالعہ و تحقیق کی لائنیں خواہ کچھ ہوں ہمیں اپنے ماحول کے باقی حصوں سے بے رخی نہیں برتنی چاہیئے۔"

(ڈیلی ٹائمز لیگوس ۱۵ اپریل ۱۹۷۰ء)

(۴) ۱۶ اپریل کو نائیجیریا سے گھانا روانہ ہونے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لیگوس میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس سے اگلے روز اخبارات میں اس پریس کانفرنس کی خبر بہت نمایاں طور پر شائع ہوئی۔ چنانچہ ڈیلی ٹائمز نے اپنی ۱۷ اپریل کی اشاعت میں "۱۶ اسکول تعمیر کرنے کا پروگرام - پانچ سالہ منصوبہ" کے چار کالمی دوہرے عنوان کے تحت لکھا۔

"عالمی احمدیہ مسلم آرگنائزیشن کے سربراہِ اعلیٰ، حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نے کل لیگوس میں فرمایا کہ یہ صرف اسلام ہی ہے کہ جس نے بنی نوع انسان کے اقتصادی مسائل کو خاطر خواہ طریق پر حل کیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام رواداری

محبت اور دوسروں کے جذبات کا احترام کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت احمد کل فیڈرل پیلیس ہوٹل وکٹوریہ آئی لینڈ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرما رہے تھے

آپ نے فرمایا ہر فرد کو مادی وسائل کے ذریعہ اپنی صلاحیتوں کو اس طور پر ترقی دینے کی اجازت ہونی چاہیئے کہ وہ ان صلاحیتوں سے دوسروں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچا سکے۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ آپ نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو آئندہ پانچ سال کے اندر ملک میں ۱۶ سیکنڈری سکول اور چار طبی امداد کے مراکز قائم کرنے کا منصوبہ بنائے گی۔ مسلم راہ نما نے اس تجویز کا بھی ذکر فرمایا کہ نائیجیریا میں اسلامی تعلیم کی اشاعت کی غرض سے ایک علیحدہ براڈ کاسٹنگ اسٹیشن ہونا چاہیئے۔"

(ڈیلی ٹائمز لیگوس ۱۷ اپریل ۱۹۷۰ء)

اورسنڈے پوسٹ نے اس پریس کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے "جماعت احمدیہ طبی امداد کے مراکز قائم کرے گی" کے زیر عنوان لکھا۔

"جنگ کے بعد کے زمانہ میں تعمیر و ترقی کے نئے پروگرام میں حصہ لینے کی غرض سے احمدیہ مسلم مشن نے ملک کے مختلف حصوں میں طبی امداد کے مراکز قائم کرنے کا پروگرام مرتب کیا ہے۔

کل گھانا روانہ ہونے سے کچھ دیر قبل عالمی احمدیہ مسلم آرگنائزیشن کے سربراہ اعلیٰ نے اخباری نمائندوں کے ساتھ گفتگو کے دوران اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا کہ مجوزہ ہسپتالوں کو چلانے کے لئے سند یافتہ ڈاکٹر اور سرجیکل سپیشلسٹ پاکستان سے بھجوائے جائیں گے۔

عالمی شہرت کے حامل یہ نامور مسلم راہنما مغربی افریقہ کے خیرسگالی کے دورہ کے سلسلہ میں ایک ہفتہ سے نائیجیریا میں قیام فرما تھے۔

حضرت مرزا ناصر احمد نے یہ بھی بتایا کہ ملک کے شمال مغربی علاقہ میں چار سیکنڈری سکول تعمیر کرنے کے سلسلہ میں ملٹری گورنر اور سٹیٹ کمشنر عثمان فاروق اور ان کے درمیان بعض انتظامات طے پا رہے ہیں۔

ان ہزاروں مسلمانوں کو جو آپ کو الوداع کہنے کی غرض سے نفضانی مستقر پر آجمع

ہو رہے تھے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے الوداعی خطاب سے نوازتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ وہ ایک عظیم سرزمین کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں جو قدرتی اور انسانی وسائل سے مالا مال ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارا مستقبل بہت شاندار ہے۔ اتنا شاندار کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم ہم سب کے خالق و مالک یعنی اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرو۔" (سنڈے پوسٹ لیگوس بابت ۱۹ اپریل ۱۹۷۰ء)

گھانا میں ورود مسعود اور مصروفیات کا ذکر

(۱) گھانا کے اخبارات نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وہاں پہنچنے سے دس گیارہ روز قبل ہی (جبکہ ابھی آپ نائیجیریا بھی نہیں پہنچے تھے) حضور کے بڑے بڑے نمایاں فوٹو شائع کر کے اہل گھانا تک یہ اطلاع پہنچانی شروع کر دی تھی کہ دنیائے اسلام کی ایک عظیم شخصیت عنقریب ان کے ہاں تشریف لا رہی ہے چنانچہ وہاں کے سب سے اہم اور نامور و مشہور اخبار "ڈیلی گرافک" نے اپنی ۲۰ اپریل ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں حضور کا ایک بڑے سائز کا فوٹو نمایاں طور پر شائع کر کے اس کے نیچے لکھا:-

"یہ ہیں ساری دنیا میں پھیلی ہوئی اسلامی تحریک (جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے) کے ۶۱ سالہ سربراہِ اعلیٰ ہز ہولی نس مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث۔ آپ اپنے دورۂ مغربی افریقہ کے سلسلہ میں ۲۸ اپریل کو گھانا تشریف لا رہے ہیں

آج سے ۴۹ سال قبل گھانا میں جماعتِ احمدیہ کے قیام کے بعد سے یہ پہلا موقعہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے سربراہِ اعلیٰ (حضرت امام جماعت احمدیہ) مغربی افریقہ میں احمدیہ مشنوں کا معائنہ فرمانے بنفس نفیس خود تشریف لا رہے ہیں۔

اکرا میں کل ایک بیان جاری ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ گھانا میں اپنے قیام کے دوران میں صدارتی کمیشن کے چیئرمین بریگیڈیر اے۔ اے افریفا سے بھی ملاقات فرمائیں گے۔ آپ سالٹ پانڈ بھی تشریف لے جائیں گے۔ جہاں گھانا میں جماعت احمدیہ کا مرکزی مشن قائم ہے۔ نیز آپ کماسی اور ڈنچی ماں وغیرہ مقامات کا دورہ کرنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ اس عرصہ میں بعض نئی تعمیر ہونیوالی مسجدوں کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ لوگوں کو فرداً فرداً شرفِ ملاقات سے نوازیں گے اور ایک

پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں سے بھی خطاب فرمائیں گے"۔
(ڈیلی گرافک اکرا ۷ اپریل ۱۹۷۰ء)

اسی طرح گھانین ٹائمز" نے بھی اپنے ۷ اپریل کے شمارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا فوٹو شائع کر کے کسی قدر مختلف الفاظ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی متوقع تشریف آوری کا ذکر کر کے اہل گھانا کو عنقریب رونما ہونے والے اس اہم واقعہ سے مطلع کیا۔

اور گھانا ہی کے ایک اور اخبار "دی ایکو" (THE ECHO) نے تو اپنے ۱۲ اپریل ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں حضور ایدہ اللہ کا اور بھی زیادہ بڑا اور نمایاں فوٹو شائع کر کے اس کے نیچے جلی حروف میں لکھا۔

"ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے امام ہز ہولی نس مرزا ناصر احمد سے ملیئے۔ اکرا میں آپ کی تشریف آوری۔ اگلے ہفتہ کے روز ۱۸ اپریل کو متوقع ہے آپ یہاں دینی مقصد کے پیش نظر تشریف لا رہے ہیں"۔
(دی ایکو ۱۲ اپریل ۱۹۷۰ء)

(۴) اور جب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۸ اپریل کو لیگوس سے بذریعہ ہوائی جہاز اکرا کے فضائی مستقر پر ورود فرما ہوئے تو "ڈیلی گرافک" نے احمدیہ لیڈر کا اکرا میں ورود" کے زیر عنوان حسب ذیل خبر شائع کی:۔

"جماعت احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ، ہز ہولی نس مرزا ناصر احمد اپنے مغربی افریقہ کے دورہ کے سلسلہ میں ہفتہ کے روز نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس سے بذریعہ ہوائی جہاز اکرا میں ورود فرما ہوئے۔

خلیفۃ المسیح جو پہلی مرتبہ گھانا تشریف لائے ہیں کے ساتھ آٹھ افراد اور بھی ہیں۔ ان میں آپ کی حرم سیدہ منصورہ بیگم اور احمدیہ فارن مشنز کے ڈائریکٹر جناب مرزا مبارک احمد بھی شامل ہیں

سربراہ اعلیٰ نے اکرا پہنچنے پر فرمایا کہ آپ اپنے سات روزہ قیام کے دوران جماعت احمدیہ کے نمائندوں کے ساتھ مل کر اس امر کا جائزہ لیں گے کہ ملک کی روحانی اور معاشرتی ترقی میں ہاتھ بٹانے کے لئے احمدیہ ہیڈ کوارٹر کس طرح مؤثر امداد دے سکتا ہے"۔
(ڈیلی گرافک، اکرا بابت ۲۰ اپریل ۱۹۷۰ء)

اخبار مذکور نے مندرجہ بالا خبر کے ساتھ ہی بڑے سائز کا ایک بہت نمایاں فوٹو بھی شائع کیا۔ اس

میں حضور ایدہ اللہ کو زینہ کی مدد سے ہوائی جہاز سے اترتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔
اسی طرح ایک اور اخبار "گھانین ٹائمز" نے بھی اپنے ۲۰ اپریل ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں بڑے سائز کا ایک تین کالمی فوٹو شائع کیا جس میں حضور کو اکرا کے فضائی مستقر پر موٹر میں سوار ہونے سے قبل ہاتھ ہلا کر ہزار ہا مخلص فدائی احباب کے استقبالیہ نعروں کا جواب دیتے ہوئے دکھایا گیا۔ فوٹو میں حضور کے قریب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، محترم مولانا عطاء اللہ کلیم امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا اور بہت سے دوسرے احباب بھی کھڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اخبار مذکور نے فوٹو کے اوپر ایک چوکھٹہ کے اندر جلی حروف میں لکھا:۔

"ساری دنیا میں پھیلی ہوئی احمدیہ جماعت کے سربراہِ اعلیٰ حضرت مرزا ناصر احمد جو گزشتہ ہفتہ کے آخری روز گھانا کا دورہ شروع کرنے کے سلسلہ میں لیگوس سے اکرا پہنچے ہیں۔ آپ ہاتھ ہلا کر اپنے پیروؤں کے استقبالیہ نعروں کا جواب دے رہے ہیں۔ تصویر میں وزیر مواصلات مسٹر ہا روناالیسیکو اور جماعت کے عہدہ دار بھی کھڑے نظر آرہے ہیں۔"

(دی گھانین ٹائمز ۲۰ اپریل ۱۹۷۰ء صفحہ اوّل)

(۱۲) ۲۰ اپریل کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے گھانا کے سربراہِ مملکت بریگیڈیر اے۔ اے افریفا جو صدارتی کمیشن کے چیئرمین ہیں سے ملاقات فرمائی۔ اخبارات میں یہ خبر بھی فوٹو کے ساتھ بہت نمایاں طور پر شائع ہوئی۔ "ڈیلی گرافک" نے ۲۲ اپریل کے پرچہ میں اس ملاقات کا تین کالمی فوٹو بہت نمایاں طور پر شائع کیا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور بریگیڈیر افریفا کو ایک ہی صوفہ پر بیٹھے گفتگو کرتے دکھایا گیا۔ اس پر اخبار نے یہ عنوان جمایا۔ "امام جماعت احمدیہ سے افریفا کی ملاقات" نیز فوٹو کے نیچے یہ عبارت شائع کی:۔

"صدارتی کمیشن کے چیئرمین بریگیڈیر اے۔ اے۔ افریفا صدارتی محل میں جماعت احمدیہ کے سربراہِ اعلیٰ، ہز ہولی نس مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث سے خوشگوار ماحول میں گفتگو فرما رہے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ صدارتی کمیشن کے ممبران سے ملاقات کے لئے صدارتی محل (OSU CASTLE) میں تشریف لائے تھے۔
یہ مذہبی رہنما جو آج کل گھانا اور مغربی افریقہ کے دوسرے ممالک کے دورہ پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اب اس دورہ کے سلسلہ میں اکرا سے کماسی تشریف لے گئے ہیں۔"

(ڈیلی گرافک اکرا ۲۲ اپریل ۱۹۷۰ء)

(۴) ۱۲ مئی کی صبح کو حضور نے گھانا کے شہر کماسی میں احمدیہ سکینڈری سکول کا معائنہ فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے طلباء کو ایک بصیرت افروز خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اخبارات میں اس تقریب کی خبریں بھی بہت نمایاں طور پر شائع ہوئی۔ مثال کے طور پر "دی پائینیر" نے اپنی ۲۲ اپریل کی اشاعت میں جلی عنوانات کے تحت حضور کی تقریر کا ملخص درج کرتے ہوئے لکھا:-

"طلباء کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ حاصل کردہ علم کو بنی نوع انسان کی خدمت بجا لانے اور انہیں رستگاری دلانے میں استعمال کریں۔ ان کا علم دوسروں کو اسیر کرنے اور ان پر غلامی مسلط کرنے میں استعمال نہیں ہونا چاہیئے۔

یہ نصیحت جماعت احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ ہز ہولی نس مرزا ناصر احمد نے کل تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کے طلباء کو ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمائی۔ آپ نے ان پر زور دیا کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورے خلوص سے ادا کریں۔ آپ نے فرمایا یہ دنیا قائم نہیں رہ سکتی جب تک کہ بنی نوع انسان صحیح معنوں میں دیانتداری کی راہ اختیار نہیں کرتے اور اپنے خالق کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے کی طرف مائل نہیں ہوتے۔

ہز ہولی نس مرزا ناصر احمد نے جو گھانا کے ایک ہفتہ کے دورہ کے سلسلہ میں دو روز کے لئے کماسی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر انسان کسی کام میں بھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ آپ نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے مذہبی فرائض اور ذمہ داریوں سے ہمیشہ باخبر رہیں۔ اور پوری تندہی سے انہیں ادا کرنے میں کمی نہ آنے دیں۔

ہز ہولی نس نے فرمایا اگر کوئی انسان اپنی چالاکی اور ہوشیاری پر بھروسہ کر کے یہ سمجھتا ہے کہ وہ محض اپنی چالاکی کی وجہ سے کامیاب ہو جائے گا تو یہ اس کی بہت بڑی غلطی ہے۔ جو عاقبت نا اندیشانہ جسارت پر دلالت کرتی ہے۔ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کے فضل کا محتاج ہے۔

آپ نے طلباء کو محض مادی دولت اور مادی آسائشوں کے حصول کو اپنا مطمح نظر بنانے کے خطرات سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا یہ بات نہایت ضروری اور بنیادی اہمیت کی حامل ہے کہ تم مادی اشیاء اور مادی آسائشوں کے پیچھے پڑنے کی بجائے روحانی کمال حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

آپ نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں اور اس کے فضلوں پر ایمان لاتے ہوئے اس کے ساتھ اور خود اپنے ساتھ پوری وفاداری کا ثبوت دیں اور اپنے مطمح نظر کو کبھی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ آپ نے انہیں یہ تلقین بھی فرمائی کہ وہ اسلامی نظریات اور تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اسے ایک زندہ اور عملی حقیقت ثابت کر دکھائیں اور ہمیشہ عاجزانہ راہیں اختیار کریں۔" (دی پائنیر ۲۲ اپریل ۱۹۷۰ء)

(۵) اسی روز (۲۱ اپریل کو) بعد میں حضور نے احمدیہ مشن ہاؤس کماسی کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا تھا۔ اخبار دی پائنیر" نے اپنی ۲۲ اپریل کی اشاعت میں مشن ہاؤس کے افتتاح کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔

" بعد میں یہاں احمدیہ مسلم مشن کی نئی عمارت کا (جس پر ۴۲ ہزار این سی خرچ ہوئے ہیں۔) افتتاح فرماتے ہوئے ہز ہولی نس مرزا ناصر احمد نے اس موقعہ پر موجود آٹھ ہزار مسلمانوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ گھانا پر اور گھانا کے ساتھ یقیناً پورے افریقہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول کا وقت آپہنچا ہے۔

آپ نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اپنے دینی اور دنیوی فرائض کا پورا پورا احساس کرتے ہوئے انہیں بجالانے کی کماحقہ کوشش کریں۔ آپ نے فرمایا جب تک لوگ اپنی ذات میں خود دیانتدار نہیں بنیں گے اور صداقت شعاری اختیار نہیں کریں گے۔ وہ اس دنیا میں حقیقی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکیں گے۔

مشن ہاؤس کی افتتاحی تقریب میں (ہزاروں مسلمانوں کے علاوہ) قانا اوسیٹی۔ آسیبے سکنڈ کوکو فو ہینے، احمدیہ مشن گھانا کے نامزد امیر این۔ اے بشیر، اور اشانٹی مشن کے ریجنل مشنری انچارج ایم۔ ملک بھی موجود تھے۔" (دی پائنیر ۲۲ اپریل ۱۹۷۰ء)

"دی پائنیر" نے احمدیہ مشن ہاؤس کماسی کے افتتاح کے متعلق مندرجہ بالا خبر شائع کرنے کے علاوہ اس تقریب کے تین تین کالمی دو نمایاں فوٹو بھی شائع کئے۔ ایک فوٹو میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو مشن ہاؤس کا دروازہ کھولتے اور اس طرح اس کا افتتاح کرتے ہوئے دکھایا گیا۔ فوٹو میں حضور کے قریب بعض دیگر احباب کے علاوہ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید بھی کھڑے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ اس فوٹو کے نیچے جو صفحہ اوّل کے اوپر کے حصہ میں شائع ہوا اخبار مذکور نے لکھا۔

"جماعت احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کماسی میں ۴۲ ہزار این سی کی مالیت سے تیار ہونے والے نئے مشن کا افتتاح فرمانے کے لئے تالا میں چابی گھما رہے ہیں۔ بائیں جانب

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء

مورخہ ۱۳/۱۵ امان کو انصار اللہ کا امتحان منعقد ہوا جس میں سورۂ بقرہ کی پہلی سترہ آیات زبانی یاد کرنا معہ ترجمہ، ترجمہ قرآن کریم نصف اول پارہ ۱۱ اور وفات مسیح کے دس دلائل از قرآن کریم بطور نصاب رکھے [illegible]۔ کل ۲۳۷ احباب شامل امتحان ہوئے۔ اس سہ ماہی میں مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب رکن مجلس انصار اللہ لاہور اوّل اور مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد رکن مجلس چک ۱۷ جھور دوم، مکرم چوہدری رحمت علی صاحب مسلم رکن مجلس انصار اللہ سرگودھا دوم قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

(حبیب اللہ خان قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

نمبر شمار	نام امتحان دہندگان	درجہ	نمبر شمار	نام امتحان دہندگان	درجہ	نمبر شمار	نام امتحان دہندگان	درجہ
	لائل پور		۱۷	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	A	۳۴	حکیم فضل الدین صاحب بنگوی	A
۱	مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چیمہ	A	۱۸	مکرم غلام غوث صاحب	A	۳۵	" عبدالحمید صاحب	A
۲	" " عبدالغنی صاحب	A	۱۹	" مولوی محمد الدین صاحب	A		**کراچی**	
۳	" " احمد الدین صاحب	A	۲۰	" ڈاکٹر فضل کریم صاحب	A	۳۶	مکرم ملک نذیر احمد خان صاحب	A
۴	" سید محمد حسین صاحب	A	۲۱	" میاں غلام احمد صاحب	B	۳۷	" شیخ ابو عظیم الدین صاحب	B
۵	" شیخ عبدالمنان صاحب	A	۲۲	" صالح محمد صاحب	A	۳۸	" عبدالکریم صاحب	B
۶	" محمد طفیل صاحب چوہدری	A	۲۳	" خان محمد عیسے صاحب	A	۳۹	" حافظ عبدالجمیل صاحب	B
۷	" عبدالرحمن صاحب بہلولپوری	A	۲۴	" سید عطا حسین شاہ صاحب	A	۴۰	" مستری عبدالکریم صاحب	A
۸	" محمد یعقوب صاحب	A	۲۵	" حکیم سردار محمد صاحب	A	۴۱	" میجر محمد نذیر صاحب	A
۹	" سید غلام محمد شاہ صاحب	A	۲۶	" سید حاکم شاہ صاحب	A	۴۲	" چوہدری ناصر احمد صاحب	A
۱۰	" عبدالرحمن صاحب کشمیری	A	۲۷	" مستری بشیر احمد صاحب	A	۴۳	" بشیر احمد صاحب	B
۱۱	" چوہدری بشارت احمد صاحب	B	۲۸	" شیخ نذیر احمد صاحب	A	۴۴	" شیخ محمود احمد صاحب	B
۱۲	" بشیر احمد صاحب	B	۲۹	" رحمت اللہ صاحب	A	۴۵	" [illegible] صاحب اختر	A
۱۳	" منشی محمد خان صاحب	A	۳۰	" قریشی محمد عبد اللہ صاحب	A	۴۶	" ظفر اللہ خان صاحب	A
۱۴	" میاں محمد رفیع صاحب ناصر	B	۳۱	" شیخ عبداللطیف صاحب	A	۴۷	" حیات محمد صاحب	A
۱۵	" ڈاکٹر محمد امین الدین صاحب	A	۳۲	" پیر عبدالرحمن صاحب	A	۴۸	" عبدالغنی صاحب	A
۱۶	" شیخ محمد یوسف صاحب	B	۳۳	" تاج محمد صاحب	A	۴۹	" چوہدری محمد طارق صاحب	A

۵۰	مکرم منیر احمد صاحب	A
۵۱	" چوہدری عبدالقادر صاحب	B
۵۲	" " نذیر احمد صاحب	A
۵۳	" شیخ خلیل الرحمٰن صاحب	B
۵۴	" " عبدالرحمٰن صاحب	B
۵۵	" افتخار احمد صاحب سہروردی	A
۵۶	" ملک سعید احمد صاحب	A
۵۷	" مرزا بشیر احمد بیگ صاحب	B
۵۸	" مسعود احمد صاحب خورشید	A
۵۹	" چوہدری منور احمد صاحب	B
۶۰	" مرزا محمد شریف صاحب چغتائی	A
۶۱	" نواب الدین صاحب	B
۶۲	" محمد ابراہیم صاحب باجوہ کجھوری	A
۶۳	" عبدالرحیم صاحب مدہوش	A
۶۴	" آفتاب احمد صاحب بسمل	A
۶۵	" بدیع الرحمٰن صاحب	A
۶۶	" ظہور احمد صاحب	A
۶۷	" عبدالرشید صاحب	B
۶۸	" رشید الدین احمد صاحب	A
۶۹	" سید محمد یوسف شاہ صاحب	A
۷۰	" ملک حبیب احمد صاحب	A
۷۱	" سید ناصر المرتضیٰ علی صاحب	A
۷۲	" چوہدری غلام احمد صاحب	A
۷۳	" خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب	B
۷۴	" محمد ایوب صاحب	A
۷۵	" غلام یاسین صاحب	B
۷۶	" حفیظ احمد صاحب بٹ	A
۷۷	" محمد عبداللہ مہر صاحب	A
۷۸	" نصر اللہ بٹ صاحب	B
۷۹	" محمد سلیم احمد صاحب	B

۸۰	مکرم سردار محمد بشیر احمد صاحب	A
۸۱	" مولوی عبدالمجید صاحب	A
۸۲	" چوہدری احمد جان صاحب	A
۸۳	" میجر سید محمود احمد شاہ صاحب	A
۸۴	" چوہدری سلطان محمود احمد صاحب	A
۸۵	" محمد یوسف انجینئر صاحب	A
۸۶	" سردار عطاء اللہ خان صاحب	A
۸۷	" ملک نصیر احمد صاحب	A
۸۸	" محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی	A
۸۹	" شیخ ضیاء الحق صاحب	A
۹۰	" محمد اکرم صاحب	B
۹۱	" حسین المحاسن صاحب	B
۹۲	" چوہدری کرم الدین صاحب	A
۹۳	" عبداللطیف صاحب	B
۹۴	" بشیر احمد صاحب	B
۹۵	" سید شفیق حسن صاحب	B
۹۶	" محمد اسلام صاحب	B
۹۷	" شیخ رحمت اللہ صاحب پنشنر	A
۹۸	" محمد شفیع صاحب ہاشمی	A
۹۹	" آغا محمد عبداللہ خان صاحب	A
۱۰۰	" سید عبدالکریم صاحب	A
۱۰۱	" ملک عبدالرحمٰن صاحب	B
۱۰۲	" مولوی محمد نواز صاحب کشکی	A
۱۰۳	" اشفاق حسین صاحب	A
۱۰۴	" چوہدری نذیر احمد صاحب	A
۱۰۵	" " عبدالمجید صاحب	A
۱۰۶	" حافظ عبدالغفور صاحب	A
۱۰۷	" محمد حمید احمد صاحب	A
۱۰۸	" حمید اللہ خان صاحب	A
۱۰۹	" ملک سارنگ خان صاحب	A

۱۱۰	مکرم مرزا سردار محمد صاحب	A
۱۱۱	" ولی الدین صدیقی صاحب	B
۱۱۲	" مولوی اسماعیل صاحب بقاپوری	A
۱۱۳	" چوہدری عزیز اللہ صاحب	A
۱۱۴	" ڈپٹی محمد حسین صاحب	A
۱۱۵	" صوبیدار برکت علی صاحب	A
۱۱۶	" ڈاکٹر محمد زبیر صاحب	A
۱۱۷	" ملک مبارک احمد ارشاد صاحب	A
۱۱۸	" سید ظفر احمد صاحب بخاری	B
۱۱۹	" محمد ارشاد صاحب ہاشمی	B
۱۲۰	**بہاول نگر**	
۱۲۰	مکرم محمد خاں رانا صاحب ایڈووکیٹ	A
۱۲۱	" چوہدری غلام نبی صاحب	B
۱۲۲	" ایم ۔ ایس اقبال صاحب	A
۱۲۳	" دوست محمد صاحب	B
۱۲۴	" صوفی فضل محمد صاحب	B
	لاہور	
۱۲۵	مکرم عبدالستار صاحب	A
	ضلع گجرات	
۱۲۶	" شاہ محمد صاحب برالہ	A
	اوکاڑہ	
۱۲۷	" شیخ محمد حسین صاحب	A
	منڈی بہاؤ الدین	
۱۲۸	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب	A
	ترگڑی ضلع گوجرانوالہ	
۱۲۹	" ملک محمد الدین صاحب	A
۱۳۰	" ایم محمد اسمٰعیل صاحب	A
۱۳۱	" مبارک احمد صاحب	A
	چکوال	
۱۳۲	" ملک مبارک احمد صاحب	A

۱۳۳	مکرم محمد سعید صاحب	B
۱۳۴	" نذیر احمد صاحب	A
۱۳۵	" محمد حسین صاحب اعوان	B
	نبی سر روڈ	
۱۳۶	" احسان اللہ صاحب	A
	ربوہ	
۱۳۷	" خواجہ عبید اللہ صاحب	A
۱۳۸	" ماسٹر حمید احمد صاحب	A
۱۳۹	" صوفی رمضان علی صاحب	A
۱۴۰	" عبدالسلام صاحب	A
۱۴۱	" عباس علی صاحب	A
۱۴۲	" محمد جمیل صاحب	A
۱۴۳	" چوہدری علی اکبر صاحب	A
۱۴۴	" عبدالرحمن صاحب اتالیق	A
۱۴۵	" محمد حسین صاحب	A
۱۴۶	" محمد احمد صاحب	A
۱۴۷	" احمد علی صاحب	A
۱۴۸	" شیخ خادم حسین صاحب	A
۱۴۹	" چوہدری محمد احمد صاحب	A
۱۵۰	" ملک بشارت احمد صاحب	A
۱۵۱	" عبدالغنی صاحب	A
۱۵۲	" غلام جیلانی صاحب	A
۱۵۳	" حکیم فضل الٰہی صاحب	B
۱۵۴	" پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے	A
۱۵۵	" فرزند علی صاحب	A
۱۵۶	" خان میر صاحب	A
۱۵۷	" شیخ عبدالرحمن صاحب	A
۱۵۸	" ڈاکٹر رشید احمد صاحب	B
۱۵۹	" حکیم عبدالرحمن شاہ صاحب	A
۱۶۰	" " محمد صدیق صاحب	B

۱۶۱	مکرم ماسٹر شیر علی صاحب	A
۱۶۲	" مظفر حسین صاحب	A
۱۶۳	" صوبیدار ملک محمد خان صاحب	A
۱۶۴	" چوہدری رحمت علی صاحب	A
۱۶۵	" بشیر احمد صاحب بھیروی	A
۱۶۶	" ملک حبیب الرحمن صاحب	A
۱۶۷	" مرزا برکت علی صاحب	A
۱۶۸	" حکیم نذیر احمد صاحب	A
۱۶۹	" بشیر احمد صاحب	A
۱۷۰	" میاں چراغ الدین صاحب	A
۱۷۱	" امام علی صاحب	A
۱۷۲	" شرافت احمد صاحب	A
۱۷۳	" سید نذیر احمد صاحب ہمدانی	A
۱۷۴	" کیپٹن احمد الدین صاحب	A
۱۷۵	" فتح محمد صاحب	A
۱۷۶	" سید محمد افضل صاحب	B
۱۷۷	" سردار محمد احمد صاحب	B
۱۷۸	" ملک محمد شفیع صاحب	A
۱۷۹	" بابو برکت اللہ صاحب	A
۱۸۰	" حکیم دین محمد صاحب	A
۱۸۱	" خواجہ عبدالقیوم صاحب بی اے	A
۱۸۲	" قریشی محمد عبداللہ صاحب	A
۱۸۳	" چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب	A
۱۸۴	" ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب	A
۱۸۵	" چوہدری محفوظ الرحمن صاحب	B
۱۸۶	" قاری محمد امین صاحب	A
۱۸۷	" چوہدری عبدالعزیز صاحب	A
۱۸۸	" " ظفر احمد خان صاحب	A
۱۸۹	" نائب صوبیدار محمد یوسف صاحب	A

۱۹۰	مکرم محمد شریف صاحب ہاشمی	A
۱۹۱	" حاجی رشید احمد صاحب	A
۱۹۲	" چوہدری اللہ بخش صاحب	A
۱۹۳	" عبدالرحمن صاحب دہلوی	A
۱۹۴	" سید عبدالہادی صاحب	A
۱۹۵	" چوہدری محمد ابراہیم صاحب رشید	A
۱۹۶	" قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی	A
	محمود آباد اسٹیٹ	
۱۹۷	مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد	A
	گولیکی گجرات	
۱۹۸	مکرم پیر محمد اکبر صاحب سقراط	A
۱۹۹	" خوشی محمد صاحب	A
۲۰۰	" پیر فیض عالم صاحب	A
۲۰۱	" ایم اللہ دتہ صاحب	A
۲۰۲	" احمد خان صاحب	A
	نصرت آباد اسٹیٹ	
۲۰۳	مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب	A
۲۰۴	" سید عابد حسین شاہ صاحب	A
	لاڑکانہ	
۲۰۵	" محمد انور صاحب ایڈوو	A
	قصور	
۲۰۶	" نور احمد صاحب قریشی	A
	چک ۲۷۰/A کاچیاو	
۲۰۷	" اعجاز صاحب	B
۲۰۸	" صوفی غلام محمد صاحب عاصی	B
	کھنڈو لاڑکانہ	
۲۰۹	" عبدالغفور صاحب	A
	سرگودھا	
۲۱۰	" چوہدری رحمت علی صاحب مسلم	A
۲۱۱	" محمد الدین صاحب انور	A

۲۱۲	مکرم بابو غلام رسول صاحب قمر	A
۲۱۳	" مرزا اسلم حیات بیگ صاحب	A
۲۱۴	انتہ کرم پورہ	
	" عبدالحق صاحب	A
	دیپالپور	
۲۱۵	" شیخ محمد اقبال صاحب	A
	گھوگھیاٹ میانی	
۲۱۶	" کامل دین صاحب	B
۲۱۷	" محمد افضل صاحب	A
۲۱۸	" حافظ بشیر احمد صاحب	A
۲۱۹	" غلام حسین صاحب پنشنر	B
۲۲۰	" ملک محمد احمد صاحب	A
۲۲۱	لاہور چھاؤنی	
	" صوبیدار محمد اختر صاحب	A
۲۲۲	" شیخ محمد عزیز رشید صاحب	A
	شیخوپورہ	
۲۲۳	" احمد علی خان صاحب	A
	الٰہ کرم پورہ	
۲۲۴	" عبدالخالق صاحب	A
۲۲۵	" ملک محمد موسےٰ صاحب	B
۲۲۶	" حکیم عبدالرحمٰن صاحب	A
۲۲۷	" ماسٹر بشیر احمد صاحب	A
۲۲۸	" صوفی نور محمد صاحب	A
۲۲۹	" خواجہ عبدالغفور صاحب	A
	خوشاب	
۲۳۰	" عبدالرحیم خان صاحب	A
۲۳۱	" حافظ عبدالکریم صاحب	A
	چک جھمرہ	
۲۳۲	" سید علی ہاشمی صاحب	A
۲۳۳	" محمد ابراہیم صاحب شاد (دوم)	A

	شیخوپورہ	
۲۳۴	مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب	A
۲۳۵	" بشیر احمد صاحب قریشی	A
	گجرات	
۲۳۶	" ملک بشارت ربانی صاحب	A
۲۳۷	" چوہدری عنایت اللہ صاحب	B
۲۳۸	" میاں محمد اسحٰق صاحب	B
۲۳۹	" محمد اسلم صاحب	B
	چک ۷۹ R.B گھسیٹ پورہ	
۲۴۰	" قریشی محمد خورشید صاحب	A
۲۴۱	" ایم عبدالمجید صاحب	A
۲۴۲	" رحمت اللہ صاحب	B
	کنسری	
۲۴۳	" سید بشیر حسین شاہ صاحب	A
۲۴۴	" سید سعید احمد ش۔ صاحب	B
۲۴۵	" عطاء اللہ صاحب	B
۲۴۶	" ڈاکٹر محمد سعد صاحب	A
۲۴۷	" عبدالغفور صاحب بھٹی	E
۲۴۸	" ڈاکٹر محمد اکبر اقبال صاحب	A
۲۴۹	" عبدالکریم صاحب	A
۲۵۰	" ماسٹر فضیل دین صاحب طارق	A
	جھنڈے سدار	
۲۵۱	" شیخ مبارک بشیر احمد صاحب	A
۲۵۲	" چوہدری عبدالغفور صاحب	A
۲۵۳	" میاں ناصر علی صاحب	A
۲۵۴	" چوہدری مختار احمد صاحب	B
۲۵۵	" میاں محمد حسین صاحب	A
۲۵۶	" قاضی عنایت اللہ صاحب	A
۲۵۷	" میاں غلام احمد صاحب	A
۲۵۸	" ماسٹر علی محمد صاحب	A

۲۵۹	مکرم مولوی احمد دین صاحب	A
۲۶۰	" میاں شریف احمد صاحب	A
۲۶۱	" محمد مختار صاحب	B
۲۶۲	" محمد بخش صاحب	A
۲۶۳	" چوہدری محمد عبدالعزیز صاحب	A
۲۶۴	" میاں علاؤالدین صاحب	A
۲۶۵	" چوہدری سردار محمد صاحب	B
۲۶۶	" نور احمد صاحب عابد	A
۲۶۷	" میاں عبدالرحمٰن صاحب	A
۲۶۸	" میاں محمود احمد بشیر صاحب	A
	کوسیو نگر فارم	
۲۶۹	" غلام حیدر خان صاحب	A
۲۷۰	" مستری محمد الدین صاحب	B
۲۷۱	" محمد عبداللہ صاحب	A
	جہلم شہر	
۲۷۲	" چوہدری عبدالعزیز صاحب	A
۲۷۳	" عبدالحلیم صاحب	A
۲۷۴	" ملک کرم دین صاحب	A
۲۷۵	" سید بشیر احمد صاحب	A
۲۷۶	" حکیم محمد عبداللہ صاحب	A
	لاہور	
۲۷۷	" سید شاہ زمان علی صاحب	A
۲۷۸	" سلامت علی صاحب	A
۲۷۹	" عبدالرحیم صاحب	A
۲۸۰	" عبدالرشید صاحب	A
۲۸۱	" غلام محمد ثالث صاحب	A
۲۸۲	" محمد احمد صاحب	B
۲۸۳	" بشیر احمد صاحب	B
۲۸۴	" شیخ محبوب الٰہی صاحب	[illegible]
۲۸۵	" چوہدری مظہر علی صاحب	A

۲۸۶	مکرم ڈاکٹر عبدالواحد صاحب	A	۳۱۶	مکرم مرید احمد صاحب	A	۳۴۶	مکرم امجد لطیف صاحب	B
۲۸۷	" سید بادل شاہ صاحب	A	۳۱۷	" محمد عبداللہ صاحب	A	۳۴۷	" ولی محمد صاحب دینی	A
۲۸۸	" ڈاکٹر محمد منیر صاحب	A	۳۱۸	" عبدالرحمٰن صاحب	A	۳۴۸	" غلام احمد صاحب	A
۲۸۹	" فضل دین صاحب بٹ	A	۳۱۹	" بشیر احمد صاحب باجوہ	B	۳۴۹	" میاں نور داد صاحب	B
۲۹۰	" کیپٹن بشیر محمد خان صاحب	A	۳۲۰	" چوہدری عبدالرحیم صاحب	A	۳۵۰	" چوہدری عبدالوحید صاحب	A
۲۹۱	" محمود الٰہی صاحب	A	۳۲۱	" عبدالحق صاحب	A	۳۵۱	" ملک بشیر احمد صاحب	A
۲۹۲	" چوہدری عصمت اللہ صاحب	A	۳۲۲	" فیض احمد صاحب	B	۳۵۲	" اعزاز علی صاحب	B
۲۹۳	" محمد عمر صاحب	A	۳۲۳	" عبدالرحمٰن صاحب	A	۳۵۳	" عبدالرحمٰن خان صاحب	A
۲۹۴	" چوہدری عنایت اللہ صاحب	A	۳۲۴	نام نامعلوم	A	۳۵۴	" عبدالباری صاحب	A
۲۹۵	" سید عبدالغفور علی صاحب	B	۳۲۵	" طالب حسین صاحب	A	۳۵۵	" میر مبارک احمد صاحب	A
۲۹۶	" نذیر احمد صاحب	A	۳۲۶	" مستری ولی محمد صاحب	B	۳۵۶	" رشید احمد صاحب قریشی	A
۲۹۷	" بشیر احمد صاحب	B	۳۲۷	" جمال الدین صاحب گل	A	۳۵۷	" شیخ بشیر احمد صاحب	A
۲۹۸	" ملک عبدالحمید صاحب عارف	A	۳۲۸	" غلام محمد صاحب	A	۳۵۸	" فیض احمد صاحب	A
۲۹۹	" شیخ امر علی صاحب	B	۳۲۹	" شیخ جمیل احمد صاحب رشید	A	۳۵۹	" عبداللطیف صاحب	A
۳۰۰	" عبدالرحیم صاحب فاروقی	A	۳۳۰	" عطاء الرحمٰن صاحب قریشی	A	۳۶۰	" سید آفتاب بخاری صاحب	A
۳۰۱	" قریشی عبدالشکور صاحب	A	۳۳۱	" محمد عبدالحق صاحب	A	۳۶۱	" ملک منظور احمد خان صاحب	A
۳۰۲	" میاں اکبر علی صاحب	A	۳۳۲	" علی محمد صاحب	B	۳۶۲	" عبدالکریم صاحب	B
۳۰۳	" قاضی عبدالحمید صاحب	B	۳۳۳	" عبداللطیف صاحب	B	۳۶۳	" رشید احمد صاحب چوہدری	A
۳۰۴	" محمد حسین صاحب	A	۳۳۴	" قریشی رحمت اللہ صاحب	A	۳۶۴	" عبدالقیوم صاحب ملک	A
۳۰۵	" میاں عبدالحمید صاحب	B	۳۳۵	" محمد اکرام صاحب	A	۳۶۵	" صوفی عبدالرحمٰن صاحب مکینک	A
۳۰۶	" محمد یحییٰ صاحب	B	۳۳۶	" محمد عزیز انصاری صاحب	B	۳۶۶	" سید مقبول احمد صاحب بخاری	A
۳۰۷	" ملک نصر اللہ خان صاحب	B	۳۳۷	" عبدالکریم رانا صاحب	A	۳۶۷	" مرزا محمد سعید صاحب	A
۳۰۸	" محمود احمد صاحب	A	۳۳۸	" قریشی عبدالحیٔ صاحب	B	۳۶۸	" خواجہ مظہر الحق صاحب	A
۳۰۹	" ملک فضل کریم صاحب	A	۳۳۹	" ناصر احمد صاحب	B	۳۶۹	" چوہدری مظفر علی صاحب	A
۳۱۰	" ملک عبدالمالک صاحب	A	۳۴۰	" چوہدری انور علی صاحب	A	۳۷۰	" شیخ محمد علی صاحب	B
۳۱۱	" محمد سعید احمد صاحب	B	۳۴۱	" قدرت اللہ صاحب	A	۳۷۱	" شیخ ذکا اللہ صاحب	A
۳۱۲	" اخوند فیاض احمد صاحب	A	۳۴۲	" عبدالرحمٰن صاحب عابد	A	۳۷۲	" چوہدری محمد نواز صاحب	A
۳۱۳	" ملک محمد اقبال صاحب	A	۳۴۳	" عبدالرشید صاحب	A	۳۷۳	" " عبدالستار صاحب	A
۳۱۴	" خواجہ محمد اکرم صاحب	A	۳۴۴	" محمد منیر صاحب گورایہ	A	۳۷۴	" میاں محمد رفیق صاحب	A
۳۱۵	" مرزا محمود احمد صاحب	B	۳۴۵	" افتخار احمد صاحب	B	۳۷۵	" سید سعید احمد صاحب	A

نمبر	نام	درجہ
۳۷۶	مکرم احمد اعجاز صاحب	A
۳۷۷	" مرزا عبدالرؤف صاحب	A
۳۷۸	" حسن احمد صاحب	A
۳۷۹	" خواجہ احمد صاحب	A
۳۸۰	" محمد افضل منہاس صاحب	A
۳۸۱	" سید محمد افتخار حسین شاہ صاحب	B
۳۸۲	" محمد شریف صاحب	A
۳۸۳	" مرزا عزیز احمد صاحب	A
۳۸۴	" مسعود احمد شاہ صاحب بخاری	A
۳۸۵	" مرزا بشیر احمد صاحب	A
۳۸۶	" شیخ عبداللطیف صاحب	A
۳۸۷	" ملک عبداللطیف ظہور صاحب	B
۳۸۸	" مرزا محمد شفیع صاحب	A
۳۸۹	" عبدالکریم صاحب مرزا	B
۳۹۰	" ملک بشیر احمد صاحب	A
۳۹۱	" محمد عبدالغنی صاحب	A
۳۹۲	" شیخ عنایت اللہ صاحب	B
۳۹۳	" شریف احمد صاحب	B
۳۹۴	" محمد بشیر صاحب زیروی	A
۳۹۵	" ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب	A
۳۹۶	" محمد صدیق صاحب	A
۳۹۷	" نیاز الدین احمد صاحب	A
۳۹۸	" ایم محمد علی صاحب	A
۳۹۹	" یار محمد خان صاحب	B
۴۰۰	" عبدالمنان صاحب ناہید	A
۴۰۱	" محمد داؤد صاحب	A
۴۰۲	" فضل حق صاحب	A
۴۰۳	" الطاف حسین صاحب	A
۴۰۴	" محمد ابراہیم صاحب	A
۴۰۵	" بشیر احمد چوہدری صاحب	B
۴۰۶	" بشیر احمد صاحب نظام	A
۴۰۷	مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی	A
۴۰۸	" عبدالجلیل صاحب عشرت	A
۴۰۹	" قاضی عطاء اللہ صاحب	A
۴۱۰	" عبدالرشید خان صاحب	A
۴۱۱	" عطاء الرحمن صاحب	B
۴۱۲	" احمد حسین صاحب	B
۴۱۳	" محمود احمد صاحب چغتائی	A
۴۱۴	" تیمور احمد صاحب چغتائی	A
۴۱۵	" قاضی احمد خان صاحب	A
۴۱۶	" سید عبدالوحید صاحب	A
۴۱۷	" کیپٹن صاحب دین صاحب	A
۴۱۸	" بشیر احمد صاحب کوثر	A
۴۱۹	" عبدالغفور صاحب	A
۴۲۰	" شیخ عبدالوہاب صاحب	A
۴۲۱	" عطا محمد صاحب	B
۴۲۲	" محمد ابراہیم صاحب	B
۴۲۳	" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	B
۴۲۴	شیخ انور علی صاحب	B
۴۲۵	" ایم۔ اے رشید صاحب	A
۴۲۶	" چوہدری بشارت اللہ صاحب	A
۴۲۷	" عبدالحکیم صاحب	A
۴۲۸	" چوہدری غلام رسول صاحب	A
۴۲۹	" غلام نبی صاحب قمر	A
۴۳۰	" غلام محمد صاحب پرویز	B
۴۳۱	" چوہدری بشیر احمد صاحب	A
۴۳۲	" بشیر احمد صاحب گورایا	A
۴۳۳	" محمد عبدالحق صاحب مجاہد	A
۴۳۴	" محمد عبداللہ صاحب درویش	A
۴۳۵	" محمد اسمٰعیل صاحب	A
۴۳۶	" عبداللطیف صاحب ثریا	B
۴۳۷	" ملک عنایت الرحمن صاحب	A
۴۳۸	مکرم محمد شریف صاحب	A
۴۳۹	" محمد اسحاق نثار صاحب	A
۴۴۰	" محمد صادق صاحب	B
۴۴۱	" ملک بشارت احمد صاحب	A
۴۴۲	" محمد عبداللہ اعجاز صاحب	A
۴۴۳	" شیخ لطیف الرحمن صاحب	A
۴۴۴	" احمد جان صاحب	A
۴۴۵	" ملک بشیر احمد صاحب	A
۴۴۶	مکرم محمد صادق صاحب ماتل	A
۴۴۷	" چوہدری اسداللہ خان صاحب	A
۴۴۸	" غلام احمد صاحب بریگیڈیر	A
۴۴۹	" سید محمد احمد صاحب	B
۴۵۰	" میجر سید سعید احمد صاحب	A
۴۵۱	" غلام رسول صاحب ورک	A
۴۵۲	" عبدالغفور خان صاحب	A
۴۵۳	" شیخ محمد سعید صاحب	A
۴۵۴	" قاضی محمد ابراہیم صاحب	A
۴۵۵	" محمد یوسف خان صاحب	A
۴۵۶	" قاضی محمد صدیق صاحب	A
۴۵۷	" کیپٹن عبدالرحمن صاحب	A
۴۵۸	" محمد سعید صاحب لیفٹننٹ کرنل	A
۴۵۹	" صوبیدار محمد اختر صاحب چوہدری	A
	— کراچی —	
۴۶۰	" حفیظ الرحمن صاحب فاروقی	B
۴۶۱	" عبدالرشید صاحب چھیدا	A
۴۶۲	" عبدالمجید صاحب بھٹی	A
	— پنڈی اسلام آباد —	
۴۶۳	" ایم اے خان صاحب لدھیانوی	A
۴۶۴	" حشمت علی صاحب	A
۴۶۵	" محمد بشیر صاحب چغتائی	A
	— ربوہ —	
۴۶۶	" سردار محمد صاحب	A
۴۶۷	" صوبیدار سراج الدین صاحب	A

۴۶۸	مکرم حسن محمد صاحب	A
۴۶۹	" محمد اسمٰعیل صاحب اسلم	A
۴۷۰	پشاور	A
۴۷۱	" الطاف احمد صاحب	A
۴۷۲	" مرزا نذیر احمد صاحب	A
۴۷۳	" خلیل الرحمٰن صاحب	A
۴۷۴	" سید مبارک احمد صاحب	A
۴۷۵	" مرزا آل حسین صاحب	B
۴۷۶	" مرزا فضل محمود صاحب	A
۴۷۷	" چوہدری رکن الدین صاحب	A
۴۷۸	" نیاز قطب احمد صاحب بٹ	A
۴۷۹	" میاں عبدالرفیق صاحب	A
۴۸۰	" " عبدالرشید صاحب	A
۴۸۱	" شاہد احمد صاحب	A
۴۸۲	" مسٹر عبدالمجید صاحب	A
۴۸۳	" عبدالکریم صاحب	A
۴۸۴	" بختیار احمد صاحب	A
۴۸۵	" محمود احمد صاحب باجوہ	A
۴۸۶	" مولوی عبدالغفور صاحب	A
۴۸۷	" خورشید عالم صاحب	A
۴۸۸	" ملک سعادت احمد صاحب	A
	لائلپور	
۴۸۹	" عبدالحمید صاحب کوہ نور ملز	A
	راولپنڈی	
۴۹۰	" قاضی محمد نذیر صاحب	A
۴۹۱	" محمد نصیب صاحب عارف	A
۴۹۲	" ڈاکٹر [illegible] صاحب	A
۴۹۳	" عبدالقادر صاحب بھٹی	A
۴۹۴	" قریشی محمد سلیم صاحب	A
۴۹۵	" رفیق احمد صاحب فوزی	A
۴۹۶	" ملک محمد شریف صاحب	A

	کوئٹہ	
۴۹۷	مکرم شیخ نذیر احمد صاحب فیض	A
۴۹۸	" ڈاکٹر عبدالحمید صاحب	A
۴۹۹	" نصیر احمد خان صاحب	A
۵۰۰	" میجر عبدالرحمٰن خان صاحب	A
۵۰۱	" میاں عبدالقیوم صاحب ایم اے	A
۵۰۲	" شیخ عبدالاحد صاحب	B
۵۰۳	" محمد عیسیٰ جان صاحب	A
۵۰۴	" چوہدری محمد حیات	B
۵۰۵	" مرزا محمد افضل صاحب	A
۵۰۶	" محمد ادریس عیسیٰ صاحب	A
۵۰۷	" محمد عبدالحق صاحب جنجوعہ	B
۵۰۸	" میاں جلال الدین صاحب	B
۵۰۹	" فیض الحق خان صاحب	A
	کراچی	
۵۱۰	" محمد اقبال صاحب قریشی	A
	شیخوپورہ	
۵۱۱	" مرزا جان عالم بیگ صاحب	A
	ربوہ	
۵۱۲	" محمد اقبال حسین صاحب	A
۵۱۳	" عطاء اللہ صاحب	A
۵۱۴	" یعقوب احمد صاحب	B
	ساہیوال	
۵۱۵	" مرزا احمد بیگ صاحب	A
	لاہور	
۵۱۶	" میاں بشیر احمد صاحب	B
۵۱۷	" عطاء اللہ صاحب	B
۵۱۸	" عبدالرحمٰن صاحب ارشد	B
۵۱۹	" چوہدری شبیر احمد صاحب	A
۵۲۰	" مرزا ناصر علی صاحب	A
۵۲۱	" عبدالرحمٰن صاحب شاکر	A

	لاہور چھاؤنی	
۵۲۲	مکرم احمد حیات صاحب	B
	لائلپور	
۵۲۳	" عبداللطیف صاحب بٹ	B
۵۲۴	" محمد رمضان صاحب	B
۵۲۵	" عبدالرزاق صاحب	B
۵۲۶	" چوہدری محمد اسلم صاحب	A
۵۲۷	" ملک محمد بشیر احمد صاحب	B
۵۲۸	" عبدالحکیم خان صاحب	B
۵۲۹	" حکیم محمد بخش صاحب	B
۵۳۰	" میاں غلام محمد صاحب	A
۵۳۱	" بشیر احمد صاحب قریشی	A
۵۳۲	" قریشی نذیر احمد صاحب	A
۵۳۳	" محمد شریف صاحب	A
۵۳۴	" قریشی عبدالعزیز صاحب	A
۵۳۵	" عبدالرشید صاحب بھٹی	A
۵۳۶	" ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار	A
۵۳۷	" پیر محمد یوسف صاحب	A
۵۳۸	" قریشی محمد اسلم صاحب	B
	معیار دوم	
	کراچی	
۵۳۹	مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب	A
۵۴۰	" ماسٹر چراغ الدین صاحب	C
۵۴۱	" اللہ بخش صاحب	C
۵۴۲	" محمد صفدر صاحب	B
۵۴۳	" رشید احمد صاحب	C
۵۴۴	" ماسٹر عبداللطیف صاحب	C
۵۴۵	" سلطان جہانگیر صاحب	B
۵۴۶	" چوہدری فضل الرحمٰن صاحب	A
۵۴۷	" خادم حسین صاحب	B
۵۴۸	" منظور حسین صاحب	B
۵۴۹	" بشیر احمد صاحب کھوکھر	A

۵۵۰	مکرم ناظر احمد صاحب	A
۵۵۱	،، عبدالسلام صاحب	A
۵۵۲	،، علی محمد انور صاحب	A
۵۵۳	،، محمد سعید شاہ صاحب	A
۵۵۴	،، صدرالدین صاحب کھوکھر	A
۵۵۵	،، میر محمد حسین صاحب	B
۵۵۶	،، جی ایم ۔ دانی پٹیل صاحب	A
۵۵۷	،، عبداللہ خان صاحب	B
۵۵۸	،، ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب	A
۵۵۹	،، بشیر احمد صاحب	A
۵۶۰	،، حافظ محمد شفیق صاحب	A
۵۶۱	،، غلام جیلانی صاحب	B
۵۶۲	،، بشارت احمد صاحب	C
۵۶۳	،، عبدالرشید صاحب	A
۵۶۴	،، مستری فضل کریم صاحب	A
	حضرت آباد سیٹ	
۵۶۶	،، چوہدری فضل احمد صاحب	A
۵۶۷	،، محمد عبداللہ صاحب	A
۵۶۸	،، عمر دین صاحب	B
۵۶۹	،، حشمت علی صاحب	C
	گھسیٹ پورہ	
۵۷۰	،، محمد شریف صاحب	A
۵۷۱	،، سردار محمد صاحب	C
۵۷۲	،، مولوی غلام محمد صاحب	A
۵۷۳	،، سردار محمد صاحب	B
۵۷۴	،، خدا بخش صاحب	A
۵۷۵	،، چوہدری غلام رسول صاحب	B
۵۷۶	،، مولوی سلطان صاحب	A
۵۷۷	،، قائم دین صاحب	B
۵۷۸	،، احمد علی صاحب	A
۵۷۹	،، بابا غلام فرید صاحب	B

۵۸۰	مکرم میاں لال دین صاحب	A
	گرمولہ ورکاں	
۵۸۱	،، عبداللطیف صاحب	A
۵۸۲	،، میاں جمال الدین صاحب	B
۵۸۳	،، مولوی فقیر محمد صاحب	A
۵۸۴	،، میاں ہدایت اللہ صاحب	B
۵۸۵	،، میاں محمد الدین صاحب	B
۵۸۶	،، فیض علی صاحب	B
۵۸۷	،، غلام محمد صاحب	B
۵۸۸	،، مبارک احمد صاحب	C
۵۸۹	،، محمد شفیع صاحب	B
۵۹۰	،، غلام محمد صاحب	B
۵۹۱	،، نیک محمد صاحب	B
۵۹۲	،، محمد حسین صاحب	C
۵۹۳	،، نجم الدین صاحب	A
۵۹۴	،، محمد حفیظ صاحب	A
	سید والا شیخوپورہ	
۵۹۵	مکرم غلام باری صاحب	A
	چک ۲۷۰ کا چیلو	
۵۹۶	مکرم میاں فضل دین صاحب	A
۵۹۷	،، عبدالعزیز صاحب	A
	ربوہ	
۵۹۸	،، راجہ احمد حسین صاحب	C
۵۹۹	،، مستری سردار محمد صاحب	B
۶۰۰	**نسی سر روڈ**	
۶۰۱	،، قریشی دین محمد صاحب	A
۶۰۲	،، علی احمد صاحب	A
	تورگڑی	
۶۰۳	،، میاں اللہ دتہ صاحب	A
۶۰۳	،، سخی محمد صاحب قریشی	A
۶۰۵	،، مولوی نورالدین صاحب	A
	کنری	

۶۰۶	مکرم چوہدری اکبر علی صاحب	A
۶۰۷	،، اللہ بخش صاحب	A
۶۰۸	،، ماسٹر فضل کریم صاحب	A
۶۰۹	،، ڈاکٹر عبدالقادر صاحب	A
۶۱۰	،، ملک سلطان احمد صاحب	A
۶۱۱	،، ماسٹر محمد شریف صاحب	A
	جھنگ صدر	
۶۱۲	،، محمد رفیق صاحب	A
۶۱۳	،، بابو عبدالحلیم صاحب	B
۶۱۴	،، میاں سکندر علی صاحب	A
۶۱۵	،، حکیم ناظر دین صاحب	B
۶۱۶	،، میاں بشیر محمد صاحب	B
۶۱۷	،، میاں رفیق احمد صاحب	A
۶۱۸	،، محمد طفیل صاحب	A
	سمن آباد لاہور	
۶۱۹	،، مستری مبارک احمد صاحب	B
۶۲۰	،، ملک عبدالباسط صاحب	C
	لاہور	
۶۲۱	،، مستری نذیر محمد صاحب	A
۶۲۲	،، ملک محمد لطیف صاحب	C
۶۲۳	،، عبدالغنی صاحب	A
۶۲۴	،، محمد شریف صاحب	B
۶۲۵	،، حکیم سراج دین صاحب	A
۶۲۶	،، محمد سعید خان صاحب	A
۶۲۷	،، قریشی محمد صادق صاحب	A
۶۲۸	،، شمس الدین صاحب	A
۶۲۹	،، مرزا نذیر احمد صاحب	A
۶۳۰	،، میر بشیر احمد صاحب	B
۶۳۱	،، قریشی عبدالشکور صاحب	A
۶۳۲	،، محمد سوار خان صاحب	B
۶۳۳	،، سید نثار احمد صاحب	A
[illegible]	،، [illegible] صاحب	C

۶۳۵	مکرم رحمت اللہ صاحب شاکر	A
۶۳۶	" بابا قادر بخش صاحب	A
۶۳۷	" ملک منظور الحق صاحب	B
۶۳۸	" میاں فتح محمد صاحب	A
۶۳۹	" مولوی خورشید احمد صاحب	A
۶۴۰	" عمر حیات صاحب	A
۶۴۱	" قاضی عبدالرحمن صاحب	A
۶۴۲	" ولی محمد صاحب	A
۶۴۳	" منشی محمد دین صاحب	A
۶۴۴	" محمد ابراہیم صاحب	A
۶۴۵	" میاں عبدالرحمن صاحب	A
۶۴۶	" محمد زمان صاحب	A
۶۴۷	" عبدالقدیر صاحب	A
۶۴۸	" رحمت حق صاحب	A
۶۴۹	" قائم الدین صاحب	A
	— لائلپور —	
۶۵۰	" شیخ غلام محمد صاحب	B
۶۵۱	" سردار محمد صاحب	B
۶۵۲	" نظام دین صاحب	B
۶۵۳	" جمال دین صاحب	B
۶۵۴	" میاں مجید احمد صاحب	A
۶۵۵	" عبدالرحمن صاحب گجر	A
۶۵۶	" شیخ محمد صادق صاحب	A
۶۵۷	" ملک عبدالمجید صاحب	A
۶۵۸	" جلال الدین صاحب	B
۶۵۹	" مرزا شریف بیگ صاحب	B
۶۶۰	" شیخ محمد عبداللہ صاحب	A
۶۶۱	" شیخ فضل حسین صاحب	A
۶۶۲	" فضل احمد صاحب	A
۶۶۳	" حشمت اللہ صاحب	B
۶۶۴	" عبدالعزیز صاحب	A
۶۶۵	" عبدالرحمن صاحب	B
۶۶۶	" ملک عبدالقادر صاحب	B
۶۶۷	" سید مبارک علی شاہ صاحب	A
۶۶۸	" عبدالمجید صاحب	A

۶۶۹	مکرم سلطان احمد صاحب	A
۶۷۰	" شیخ رشید احمد صاحب	B
۶۷۱	" چراغ دین صاحب	B
۶۷۲	" محمد دین صاحب	B
۶۷۳	" عبدالغنی صاحب	B
۶۷۴	" عبدالحق صاحب	B
۶۷۵	" صوفی عبدالکریم صاحب	A
۶۷۶	" مہر دین صاحب	B
۶۷۷	" محمد صادق شاہ صاحب	A
۶۷۸	" مرزا سیف علی بیگ صاحب	A
۶۷۹	" محمد شفیع صاحب پنشنر	A
۶۸۰	" شیخ عبدالقیوم صاحب	A
۶۸۱	" مسلم الدین صاحب	B
۶۸۲	" محمد صدیق صاحب	B
۶۸۳	" پیر بخش صاحب	A
۶۸۴	" فضل حق صاحب	A
۶۸۵	" غلام رسول صاحب	B
۶۸۶	" مرزا محمد یعقوب صاحب	B
۶۸۷	" شریف احمد صاحب	B
۶۸۸	" مستری قمر دین صاحب	A
۶۸۹	" علی بخش صاحب	A
۶۹۰	" شیخ سراج دین صاحب	A
۶۹۱	" اللہ بخش صاحب	A
۶۹۲	" بشیر احمد صاحب	B
۶۹۳	" حاجی محمد منشی صاحب	B
۶۹۴	" چوہدری عبدالحق صاحب	B
۶۹۵	" ملک محمود احمد صاحب	A
۶۹۶	" محمد اسلم صاحب	B
۶۹۷	" محمد یعقوب صاحب	B
۶۹۸	" دریام الدین صاحب	A
۶۹۹	" حکیم خیر الدین صاحب	A
۷۰۰	" شکر الٰہی صاحب	A
۷۰۱	" دین محمد صاحب عالدار	B
۷۰۲	" مستری محمد اسلم صاحب	B

۷۰۳	مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب	A
۷۰۴	" میاں محمد بشیر صاحب	B
	— لاہور —	
۷۰۵	" میاں نذیر احمد صاحب	C
۷۰۶	" مستری محمد عبداللہ صاحب	B
۷۰۷	" خدا بخش صاحب	A
۷۰۸	" مستری مولا بخش صاحب	B
۷۰۹	" مولوی غلام رسول صاحب	A
	— کوئٹہ —	
۷۱۰	" چوہدری عطاء اللہ صاحب	A
۷۱۱	" محمد عبداللہ صاحب ڈار	A
۷۱۲	" مرزا عبدالرشید صاحب	A
۷۱۳	" سید عبدالرشید شاہ صاحب	A
۷۱۴	" عبدالسلام خان صاحب	A
	— پشاور —	
۷۱۵	" مرزا مختار احمد صاحب	A
۷۱۶	" فضل محمود صاحب	A
۷۱۷	" میاں عبدالحی صاحب	B
۷۱۸	" عبدالمجید شیرازی صاحب	B
۷۱۹	" مرزا عبدالرشید صاحب	B
۷۲۰	" مرزا عبدالمجید صاحب	B
۷۲۱	" چوہدری احسان اللہ خان صاحب	A
۷۲۲	" مستری فقیر محمد صاحب	B
۷۲۳	" " غلام محمد صاحب	B
۷۲۴	" علی محمد صاحب	B
۷۲۵	" میاں چراغ الدین صاحب	B
۷۲۶	" شمس الدین اسلم صاحب	A
۷۲۷	" محمد سلیم خان صاحب	A
۷۲۸	" چوہدری فضل الرحمن	A
۷۲۹	" خواجہ خان صاحب	B
۷۳۰	" خواجہ محمد شریف صاحب	A
۷۳۱	" خان عبدالسلام صاحب	A
۷۳۲	" عبدالقدوس خان صاحب	A
۷۳۳	" محمود احمد صاحب	B
۷۳۴	" میاں عبدالمجید صاحب	B
۷۳۸	" مرزا آفتاب احمد صاحب	B

''ایک زمانہ آتا ہے کہ تو عالم میں مشہور ہو جائے گا''

یہ ایسا بزرگ نشان ہے جو ہر روز پورا ہو رہا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

''ایک آدمی جو گمنامی کی حالت میں ہے اس کو اللہ تعالی خبر دیتا ہے کہ تیرے لئے ایک زمانہ آتا ہے کہ تو عالم میں مشہور ہو جائے گا

فحان ان تعان وتعرف بین الناس

ایک زمانہ آئے گا کہ تیری مدد کی جائے گی اور تو لوگوں میں شناخت کیا جائے گا۔ کیا یہ انسانی کام اور منصوبہ ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ اللہ تعالی ہی کا کام ہے کہ پہلے ایک واقعہ کی خبر دیتا ہے کیونکہ علم غیب اسی کو ہے اور یہ اسی کا خاصہ ہے اور وہ اپنے مرسلین پر ایسے ظاہر کرتا ہے۔ جب یہ بات ہے تو پھر سوچو کہ مر کر خدا تعالی کے سامنے جانا ہے۔ اس کا کیا جواب ہے؟ کیا باوجودیکہ تم نے اپنی آنکھوں سے ان نشانات کو دیکھا اور تم ان کے گواہ ٹھہرے اور سنے سنائے گواہ نہیں بلکہ رویت کے گواہ اور وہ بھی ایسے کہ دنیا بھر میں جواب نہ دے سکیں۔ یاد رکھو کہ خدا تعالی کی حجت تم پر قائم ہے۔ میں حلفا کہتا ہوں سب سے زیادہ حجت تم پر قائم ہے۔ اگرچہ ساری دنیا پر حجت ہے مگر تم پر سب سے زیادہ ہے۔ میرا وجود اس وقت نہ ہونے کے برابر تھا۔ ایک محض وجود تھا۔ پھر جب کہ خدا تعالی نے وعدہ کیا تھا اور جس کا تمہیں علم دیدیا گیا تھا اسی طرح پورا ہونا اسان بات نہیں ہے۔ دیکھو یہ کیسا بزرگ نشان ہے، ایسا نشان ہے جو ہر روز تازہ بتازہ پورا ہو رہا ہے''

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۶۲، ۱۶۳)

طابع نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا